الکلام
Al kalam

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میگزین

فروری 2020 شمارہ XXVIII

مانو میں این سی سی یونٹ کا قیام

الکلام
Al kalam

MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY MAGAZINE

ISSUE XXVIII, FEBRUARY 2020

Marching Ahead......
.....Dr. Mohammad Aslam Parvaiz
addressing a Press Conference

Dr. Mohammad Aslam Parvaiz, Vice-Chancellor presenting a memento to Guest Speaker

MANUU's Foundation Day lecture

Eminent Scientist and Shanti Swarup Bhatnagar awardee, Dr. Shahid Jameel, CEO, Wellcome Trust/DBT India Alliance, New Delhi delivered a lecture "What is a University?" to mark the 22nd Foundation Day celebrations of Maulana Azad National Urdu University on January 9, 2020.

Dr. Shahid said that Universities are not only the citadel of learning and enrichment but they are also places of free discussions and debates. They represent a particular way of thinking which needed to be preserved. Institutions need autonomy, leadership and funds to grow at international level.

Taking a critical view of the contemporary education system which neither supports innovation nor encourage civic sense, he stressed the need to equip the students with problem solving aptitude. He pointed out that Education is both private and public good. It prepares pragmatic citizens. Speaking about funding, he said that Universities facing shortage of funds should look for external resources like CSR support.

Al kalam – **Maulana Azad National Urdu University Magazine**
XXVIII Issue - February, 2020
Public Relations Office, Gachibowli, Hyderabad - 500 032 (T S)
Phone Fax: 040-2300 6609 - Website: manuu.edu.in
Email : editoralkalam@manuu.edu.in

Chief Patron : Dr. Mohammad Aslam Parvaiz, Vice-Chancellor
Patron : Prof. Ayub Khan, Pro Vice-Chancellor
Printer & Publisher : Prof. S.M.Rahmatullah, Registrar I/c

EDITORIAL PANEL
Anis Ahsan Azmi - Abid Abdul Wasay - Firoz Alam - Shams Imran - Faheemuddin Ahmed - Aftab Alam Baig
Supported by: Amena Anjum and Mohammed Ather Ahmed Siddiqui

मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی
Maulana Azad National Urdu University
A Central University Established by an Act of Parliament in 1998
Accredited "A" grade by NAAC
Gachibowli, Hyderabad - 500 032 - Phone : 91 040 23006612-15 website : manuu.edu.in
manuuhydofficial officialmanuu imcmanuu manuuhyd

وائس چانسلر کے قلم سے —— زندگی، ہر دم حرکت کا نام ہے!

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز

ابتدائے آفرینش سے قدرت نے زندگی جیسے انمول عطیے کو حرکت اور حرارت سے جوڑتے ہوئے ان عناصر کے انمول ہونے کا اشارہ دیا ہے۔ اس لیے جمود کو زندہ اجسام کی موت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ حرکت میں نمو ہے اور انجماد میں انحطاط۔

انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے، زمان و مکان کا شعور اسے ودیعت کیا گیا ہے۔ اپنی مرضی کے مطابق حالات کو ڈھالنا اور زندگی کی محدود مہلت سے بہترین طور پر استفادہ، ایک کامیاب انسان کی پہچان ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ حالات کو وہی لوگ بدل سکتے ہیں جو اپنے عزائم میں اٹل اور مستقبل شناسی میں اچوک ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ حالات سے خود کو ہم آہنگ کرنے اور اپنی خامیوں کی اصلاح کے ہنر سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔ عزمِ صمیم اور فہم و فراست کا یہی امتزاج ناگفتہ بہ حالات میں بھی انہیں آگے بڑھنے اور اپنی منزل مقصود تک پہنچنے میں مدد دیتا ہے۔

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی سے بحیثیت خادمِ اول میری وابستگی کو زائد از چار سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اس منفرد جامعہ کے لیے میں نے جن منصوبوں کو روبہ عمل لانے کی کوشش کی اور اس کام میں رفقائے عزیز کی شبانہ روز محنت کا جو ثمرہ سامنے آیا ہے، اسے جامعہ کے مختلف متعلقین کے سامنے پیش کرنے کے لیے اکتوبر 2019 میں ''ہماری پیش رفت'' کے زیر عنوان ایک کارکردگی رپورٹ کی اشاعت عمل میں آئی۔

مجھے یہ کہتے ہوئے مسرت و اطمینان کا احساس ہے کہ اردو یونیورسٹی سے وابستہ مختلف فریقوں نے اس پیش رفت کو پسندیدگی کی نظروں سے دیکھا ہے۔ بحیثیت خادم اول اپنی کارکردگی کے آخری ایام میں میرے لیے یہ ردعمل کافی حوصلہ افزاء ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اُردو اعلیٰ تعلیم کی یہ منفرد دانش گاہ آنے والے برسوں میں تحقیق، تدریس اور اختراع کے شعبوں میں قومی اور بین الاقوامی سطح پر اپنی پہچان بنائے گی۔

یونیورسٹی نے حالیہ عرصے میں ایسے کئی اقدام کیے جو مثالی نوعیت کے ہیں اور جن کی بڑے پیمانے پر پذیرائی بھی ہو رہی ہے۔ اپنے طلبہ کو مسابقتی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ہمیں حسن کارکردگی کے اعلیٰ ترین معیارات کی تکمیل کرنی ہوگی۔ تحقیق اور اختراع جامعات کی پہچان ہوتے ہیں، ہمیں عالمی معیار کے محققین تیار کرنے کی ضرورت ہے جو اردو یونیورسٹی کی شناخت بن سکیں۔

اُردو ذریعۂ تعلیم کے چیلنجوں سے ہم بخوبی واقف ہیں۔ ایک طرف ہمیں فاصلاتی نظام کے ذریعہ تارکینِ تعلیم کی دستگیری کرنی ہے تو دوسری طرف روایتی تعلیم کے نظم کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا ہوگا۔

انفرادی طور پر کامیاب زندگی کے گُر اکثر اجتماعی زندگی میں بھی کامیابی کی کلید ثابت ہوتے ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ آپ سب کو خوش نہیں کر سکتے، لیکن زیادہ اہم بات تو یہ ہے کہ اجتماعی زندگی میں ہم اپنے مشترکہ مقصد کے حصول میں کس حد تک کامیاب ہوتے ہیں؟ ادارہ سے وابستہ اہم فریقوں کی رائے کے علاوہ اطمینانِ قلب کی کیفیت ہمیں اپنے سفر کی کامیابی کا پتہ دیتی ہے۔

ضروری ہے کہ ہم اپنی جامعہ کی ترقی اور طلبہ کے بہتر مستقبل کی خاطر اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کریں تاکہ آنے والی نسلیں ہمیں فخر و انبساط کے ساتھ یاد کریں اور ہم اپنے مفوضہ فرائض کی ادائیگی کے معاملے میں کسی بھی جوابدہی میں سرخرو ہو سکیں۔

جس طرح پہاڑ کی چوٹی سے پھوٹنے والے جھرنے اپنے راستے میں آنے والی رکاوٹوں کی پرواہ کیے بغیر ہر صورت میں ندی کے دھارے میں شامل ہو جاتے ہیں، ہمیں بھی حالات کی دشواری کے باوجود اپنے مقصد کے حصول کے لیے مسلسل آگے بڑھنا ہوگا۔ اس کے لیے لازم ہے کہ جامعہ سے وابستہ ہر فرد محنت، دیانتداری اور مکمل انہماک سے اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کی ادائیگی کرتا رہے۔

تو اسے پیمانۂ امروز و فردا سے نہ ناپ
جاوداں، پیہم دواں، ہر دم جواں ہے زندگی

مانو کا 22واں یوم تاسیس۔
ممتاز سائنسداں ڈاکٹر شاہد جمیل کا لکچر

یونیورسٹی کا 22واں یوم تاسیس 9 رجنوری کو لائبریری آڈیٹوریم میں منایا گیا۔ ممتاز سائنسداں اور شانتی سوروپ بھٹناگر انعام یافتہ ڈاکٹر شاہد جمیل، سی ای او، ویلکم ٹرسٹ/ ڈی بی ٹی انڈیا الائنس، نئی دہلی نے ''جامعہ کسے کہتے ہیں؟'' کے زیر عنوان یوم تاسیس لیکچر دیا۔ انہوں نے کہا کہ جامعات نہ صرف تعلیم و اکتساب کے مراکز ہیں بلکہ یہ مختلف موضوعات و مسائل پر آزادانہ بحث و مباحثہ کے پلیٹ فارم بھی ہیں۔ موجودہ حالات میں ان کی اس انفرادیت کے تحفظ کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔

ڈاکٹر جمیل نے کہا کہ جامعات انسانیت، رواداری، تلاش حق اور ترقی کی جانب ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔ یونیورسٹی کا کام صرف روزگار فراہم کرنا نہیں بلکہ طالب علموں کو روشن خیال بنانا بھی ہے۔ کسی بھی ملک کی ترقی کی پیمائش کا ایک اچھا پیمانہ وہاں کی ایجادات و اختراعات کی بنیاد پر حاصل کردہ پیٹنٹ کی تعداد ہوسکتی ہے۔ جہاں ایک سال میں ہندوستان میں صرف 45000 پیٹنٹ رجسٹر ہوئے وہیں چین میں 10 لاکھ پیٹنٹ کروائے گئے۔ اس سے دونوں ملکوں کی ترقی کی رفتار کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یونیورسٹیوں کو اس جانب متوجہ ہونا ضروری ہے۔

انہوں نے کہا کہ تعلیم نجی سطح پر بھی فائدہ پہنچاتی ہے وہیں تعلیم یافتہ افراد بہتر نوکریوں اور کاروبار کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ ٹیکس ادا کرتے ہوئے راست طور پر حکومت کو بھی فائدہ پہنچاتے ہیں۔ انہوں نے اعلیٰ تعلیم کو درپیش مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ تا حال حکومت تعلیم پر GDP کا 4 فیصد خرچ کرتی ہے۔ ملک میں تعلیم کی فراہمی کے لیے موجودہ تعداد کے مقابلے دوگنی تعداد میں جامعات کی ضرورت ہے اور اسی طرح اسے چلانے کے لیے خودمختاریت، لیڈرشپ اور فنڈس کی ضرورت بھی ہے۔

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے یوم تاسیس کو یوم احتساب قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم احتساب کریں کہ گذشتہ برسوں میں ہم نے کیا کیا ہے اور آگے ہمیں کیا کرنا ہے۔ انہوں نے تربیت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے جاپان کے اسکولی نظام کی مثال پیش کی۔ جہاں بچوں کو اپنا کام آپ کرنے اور اخلاق کی خصوصی تربیت دی جاتی ہے۔ پروفیسر ایوب خان، پرو وائس چانسلر نے خیر مقدم کیا اور مہمان کا تعارف کروایا۔ پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ، رجسٹرار نے شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر ثمینہ کوثر، اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ عربی نے کارروائی چلائی۔ جناب عاطف عمران، شعبۂ اسلامک اسٹڈیز کی قرأت کلام پاک و ترجمانی سے جلسے کا آغاز ہوا۔

پروفیسر ایوب خان کا یوم جمہوریہ پیام

یوم جمہوریہ کے موقع پر 26 رجنوری کو پروفیسر ایوب خان، پرو وائس چانسلر نے ترنگا لہرایا۔ ڈی ڈی ای میں ہوئے ثقافتی پروگراموں کے بعد یوم جمہوریہ پیام دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمیں محض تاریکیوں کی ہی نہیں بلکہ اجالوں کی بھی بات کرنی ہے۔ آزادی کے بعد سے گذشتہ 70 برسوں میں ملک نے کافی ترقی کی ہے۔ آج ہماری سکونت اور تعلیم وغیرہ کے لیے مناسب انفراسٹرکچر موجود ہے۔ اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس کی حفاظت کریں اور اسے مزید آگے لے جائیں۔ اس سال مانو کے نوتشکیل

شدہ این سی سی سب یونٹ نے پہلی مرتبہ پریڈ میں حصہ لیا۔ سلامی کے دوران کیڈٹس کے پاس فوج کی جانب سے فراہم کردہ بندوقیں بھی موجود تھیں۔

طالبہ ادیبہ نسیم، این سی سی کیڈٹ نے ابتداء میں آئین (تمہید) پڑھاتے ہوئے تمام کو حلف دلایا۔ جناب انیس احسن اعظمی نے کارروائی چلائی اور شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر کرن سنگھ اتوال، ڈاکٹر مظفر حسین خان کی نگرانی میں طلبہ نے مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت کے تحت مانو ترانہ کے علاوہ قومی ترانے سارے جہاں سے اچھا، وجئی وشو ترنگا پیارا، سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے، عروج کامیابی پر کبھی ہندوستاں ہوگا پیش کیے۔ ان طلبہ میں سرٹیفکیٹس کی تقسیم عمل میں آئی۔ ابتداء میں انسٹرکشنل میڈیا سنٹر کے تعاون سے شہیدوں کے خطوط پر مبنی ڈاکیومنٹری پیش کی گئی۔ این سی سی کیڈٹس کی تیاری میں جناب محمد عبدالمجیب، این سی سی آفیسر نے تعاون کیا۔

یوم آزادی تقاریب اور مہاتما گاندھی کی یاد میں پدیاترا

یونیورسٹی میں یوم آزادی نہایت جوش و خروش سے منایا گیا۔ 15 راگست 2019 کو پروفیسر ایوب خان، پرو وائس چانسلر نے ترنگا لہرانے کے بعد یوم آزادی پیام دیتے ہوئے کہا کہ جنگ آزادی میں ہر مذہب کے لوگوں نے حصہ لیا۔ جہاں گاندھی جی کے عدم تشدد کے نظریہ نے کامیابی حاصل کی وہیں خان عبدالغفار خان نے سرحدی علاقوں کی جنگ میں لوگوں کو پرامن طریقے سے جدوجہد کے لیے آمادہ کیا۔ اس پر انہیں سرحدی

ڈاکٹر فیروز عالم و دیگر پدیاترا کے آغاز کے موقع پر۔ اس میں پروفیسر ایوب خان نے بھی حصہ لیا۔

گاندھی کا لقب دیا گیا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے این ایس ایس یونٹ نے گاندھی جی کی 150 ویں سالگرہ کے موقع پر پدیاترا نکالی۔

این سی سی سب یونٹ کا افتتاح

ایئر کموڈور این این ریڈی، ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل، این سی سی، آندھرا پردیش و تلنگانہ نے 26/اگست کو یونیورسٹی کے این سی سی سب یونٹ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ قائد خود کو اس قابل بناتا ہے کہ لوگ اس کی قیادت میں چلنے پر فخر محسوس کریں۔ قائد کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسا منصوبہ بنائے جس پر عمل ممکن ہو اور اپنے ساتھیوں کو اس پر عمل آوری کے لیے آمادہ کرنا بھی قائد کی ذمہ داری ہے۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارتی خطاب میں کہا کہ میں این سی سی کے ان تمام ذمہ داران کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مانو میں این سی سی یونٹ شروع کرنے کی اجازت دی۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار نے حاضرین کا استقبال کیا۔ کرنل این راما لنگم، گروپ کمانڈر، حیدرآباد گروپس اور کرنل گریش شاہ، آفیسر کمانڈنگ 1، (T)، آرٹلری، بیٹری، این سی سی بھی اس موقع پر موجود تھے۔ جناب محمد عبدالمجیب، اسوسیٹ این سی سی آفیسر نے طلبہ کی تیاری کروائی۔ کیڈٹس میں لڑکوں کے ساتھ لڑکیوں کی بھی قابل لحاظ تعداد ہے۔

پروفیسر فرقان قمر کا یوم اساتذہ لکچر

پروفیسر فرقان قمر، سنٹر فار مینجمنٹ اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی نے 5/ستمبر کو یوم اساتذہ لکچر پیش کیا۔ اسکول برائے تعلیم و تربیت کی جانب سے ڈی ڈی ای آڈیٹوریم میں منعقدہ لکچر کا عنوان ”ٹکنالوجی، اساتذہ اور اعلی تعلیم کی تبدیلی“ تھا۔ پروفیسر قمر نے کہا کہ انسانی صلاحیت و کام کی حد بڑھانے کا نام ٹکنالوجی ہے۔ ٹکنالوجی سہولت بھی ہے اور چیلنج بھی۔ ابتدا میں اساتذہ راست طور پر طلبہ کو پڑھاتے تھے۔ پھر کتابوں کی چھپائی کا آغاز ہوا اور لوگ کہنے لگے کہ اب استاد کا رول ختم ہو جائے گا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ پھر ریڈیو اور ٹی وی آئے۔ اب انفارمیشن اینڈ کمیونکیشن ٹکنالوجی کا دور ہے۔ لیکن یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ٹکنالوجی استاد کی جگہ نہیں لے سکتی۔ انہوں نے اساتذہ کو متنبہ کیا کہ عدم کارکردگی یا ناقص کارکردگی کی صورت میں اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں نجی کاری یا سرمایہ کاری میں کمی کا جواز مل جائے گا۔ درس و تدریس کا عمل مؤثر بنانے کے لیے انہوں نے اساتذہ اور خود کو ٹکنالوجی سے ہم آہنگ کرنے کا بھی مشورہ دیا۔

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارتی خطاب میں ڈاکٹر فرقان قمر کے لکچر کو انتہائی پر مغز قرار دیا۔ پروفیسر نوشاد حسین، ڈین اسکول آف ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ نے پروگرام کے اغراض و مقاصد بیان کیے۔ پروفیسر فاطمہ بیگم نے خیر مقدم کیا اور مہمانِ خصوصی کا تعارف پیش کیا۔ پروفیسر صدیقی محمد محمود نے کارروائی چلائی۔ ڈاکٹر شاہین شیخ، اسوسیٹ پروفیسر نے شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر امان عبید، اسوسیٹ پروفیسر کی قرأت کلام پاک سے جلسے کا آغاز ہوا۔

سماجی علوم کانگریس کا انعقاد

مرکز برائے فروغ علوم اور اسکول برائے فنون و سماجی علوم کے زیر اہتمام قومی اُردو سماجی علوم کانگریس کا 27 اور 28/نومبر 2019 انعقاد عمل میں آیا۔ کانگریس کا موضوع ”اکیسویں صدی میں سماجی علوم: اندیشے اور چیلنجس“ تھا۔ پروفیسر عبیداللہ فہد فلاحی، صدر شعبۂ اسلامک اسٹڈیز، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے افتتاحی اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ مامون رشید کے دور میں بغداد میں قائم ادارہ ”دارالحکمہ“ میں مختلف زبانوں بشمول سنسکرت سے تراجم کیے گئے جس سے کئی علوم کا احیاء ہوا اور دنیا اس سے واقف بھی ہوئی۔ انہیں کتب کے تراجم کی بدولت یوروپ میں نشاۃ ثانیہ آئی۔ لیکن عمومی طور پر یوروپی ماہرین نے سماجی علوم میں یا تو مسلم دنیا اور ہندوستان کی خدمات کو فراموش کر دیا ہے یا پھر اپنے ایجنڈے کے تحت قرآن و حدیث کی تشریح کی ہے۔

پروفیسر ایوب خان نے صدارتی تقریر میں کہا کہ سائنسی نظریہ کے ساتھ سماجی علوم کا تجزیہ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ سائنس میں اصول سیدھے ہوتے ہیں جبکہ سماجی علوم میں مسائل پیچیدہ ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں جب تک میدان میں تحقیق نہ کی جائے اس کو سلجھانا مشکل ہوتا ہے۔ پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ، رجسٹرار انچارج و کنوینر کانگریس نے خیر مقدمی خطاب میں کہا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد کے بعد ان کے ہند آریائی زبانوں کے اختلاط سے اردو وجود میں آئی۔ حیدرآباد میں اسے سرکاری زبان کا بھی درجہ دیا گیا لیکن آزادی کے بعد اس سے پہلو تہی کی گئی۔ دینی مدارس نے اسے فروغ دیا۔ پروفیسر عشرت عالم، شعبۂ تاریخ، اے ایم یو نے لسانی تاریخ پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یونان میں سب سے پہلے حروف تہجی کا آغاز ہوا اور وہیں سے وہ پوری دنیا میں پھیلتے چلے گئے۔ نسلی امتیاز کا معیار بھی زبان ہی تھا۔ یعنی مخصوص زبان بولنے والے دوسروں سے بہتر ہیں۔ لیکن تعلیم کے فروغ نے اس بات کو ختم کر دیا۔

اس موقع پر ڈاکٹر عبدالقیوم، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ نظم و نسق عامہ کی کتاب

پروفیسر ایوب خان، پروفیسر زبیر مینائی کو یادگاری تحفہ دیتے ہوئے۔ تصویر میں پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ، ڈاکٹر عابد معز اور پروفیسر اے انصاری بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

''انسانی حقوق'' اور ڈاکٹر محمد غوث، اسسٹنٹ پروفیسر (سنگاریڈی) کی کتاب ''ریاست اور اقلیت: غربت اور حکمرانی'' کا اجرا عمل میں آیا۔ ڈاکٹر عابد معز، کوآرڈینیٹر کانگریس نے انتظامات کی نگرانی کی۔ ڈاکٹر دانش معین، صدر شعبۂ تاریخ نے شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر ثمینہ تابش، اسسٹنٹ پروفیسر عربی نے کارروائی چلائی۔ جناب عاطف عمران، استاد، شعبۂ اسلامک اسٹڈیز کی تلاوت کلام پاک سے جلسے کا آغاز ہوا۔

تیسری قومی اُردو سماجی علوم کانگریس کا 28 رنومبر کو اس اپیل کے ساتھ اختتام ہوا کہ اُردو کو علوم کی تحقیق کی زبان بنایا جائے۔ اس موقع پر مہمانِ خصوصی پروفیسر زبیر مینائی، شعبۂ سوشل ورک، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی نے کہا کہ لوگوں کے خیالات، خواہشات اور ضرورتوں کو آج ٹکنالوجی اساس کے بازار کے ذریعہ کنٹرول کیا جا رہا ہے۔ سوشیل میڈیا اور ای کامرس ویب سائٹس کے ذریعہ یہ کام کاروباریوں کے لیے آسان ہوگیا ہے۔ وقت آگیا ہے کہ سماجی ماہرین اس مسئلہ سے انسانی اقدار کو ہو رہے نقصان پر توجہ دیں۔ پروفیسر ایوب خان نے صدارت کی۔

پروفیسر اروندر انصاری، شعبۂ تعلیم نسواں، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی نے کہا کہ یقیناً اردو ایک میٹھی زبان ہے اور اردو یونیورسٹی اسے علمی زبان میں تبدیل کر رہی ہے۔ پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ، رجسٹرار انچارج و کنوینر کانگریس نے کارروائی چلائی۔ ڈاکٹر عابد معز نے شکریہ ادا کیا۔ جناب اکرام الحق، اسسٹنٹ پروفیسر، تاریخ نے کانگریس کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جملہ 10 اجلاسوں میں 67 مقالے پڑھے گئے۔ ان میں 19 خواتین اور 19 غیر مقامی مقالہ نگاروں نے حصہ لیا۔

فارسی کا بین الاقوامی سمر اسکول

شعبۂ فارسی، مانو اور گوٹنگن یونیورسٹی کے اشتراک سے فارسی کے انٹرنیشنل سمر اسکول ''ہندوستان میں فارسی اسناد و مخطوطات کا تجزیاتی مطالعہ'' کا افتتاح ممتاز اسکالر پروفیسر ایوا آرتھمن، ڈائرکٹر، مرکز مطالعات ایرانیان، گوٹنگن یونیورسٹی، جرمنی نے 19 راگست کو کیا۔ انھوں نے کہا کہ بین الاقوامی سمر اسکول ہندوستان اور خصوصی طور پر حیدرآباد میں منعقد کرنے کا اصل مقصد یہاں موجود اسٹیٹ آرکائیوز سے استفادہ ہے جہاں 15 لاکھ

پروفیسر ایوا آرتھمن خطاب کرتے ہوئے۔ (بائیں سے) ڈاکٹر قیصر احمد، پروفیسر شاہد نوخیز، ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، پروفیسر عزیز بانو ڈاکٹر زرینہ پروین

سے بھی زیادہ تاریخی ریکارڈس موجود ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں دنیا میں کہیں بھی ریکارڈ دستیاب نہیں ہیں۔ ان کے جائزہ سے نہ صرف دکن بلکہ پورے مغل ہندوستان کی سیاسی، ثقافتی، انتظامی دستاویزات اور مخطوطات کی شکل میں تاریخ کا مطالعہ ہوجاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلا انٹرنیشنل سمر اسکول 2018ء گوٹنگن میں منعقد کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے صدارتی تقریر میں کہا کہ ہندوستانی تہذیب کافی متنوع ہے اور اس کی اصل معلومات تاریخی ریکارڈس میں مضمر ہیں۔ ڈاکٹر زرینہ پروین، ڈائرکٹر تلنگانہ اسٹیٹ آرکائیوز نے بتایا کہ ریاستی آرکائیوز کا محکمے میں 1.5 ملین تاریخی ریکارڈس ہیں جس میں 70 تا 80 فیصد فارسی میں ہیں۔ سمر اسکول 30 راگست تک جاری رہا۔ ہندوستان کے سفیرِ تہذیب و ثقافت برائے ازبکستان اور لال بہادر شاستری کلچر سنٹر (تاشقند) کے ڈائرکٹر پروفیسر چندر شیکھر نے بھی خطاب کیا۔ پروفیسر عزیز بانو نے خیر مقدم کیا۔ پروفیسر شاہد نوخیز، صدر شعبہ نے شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر قیصر احمد، اسسٹنٹ پروفیسر نے کارروائی چلائی۔

ایران کے نائب وزیر مسعود احمد وند کا دورہ

جناب مسعود احمد وند، نائب وزیر برائے ثقافت و اسلامی رہبری، ایران نے ایک وفد کے ہمراہ 13 رستمبر کو یونیورسٹی کا دورہ کیا۔ اس موقع پر اردو یونیورسٹی کی سید حامد مرکزی لائبریری میں فارسی کتب، رسائل اور معاون تحقیقی مواد پر مشتمل ''گوشۂ ایران'' کے قیام کی پیشکش کی گئی۔ ایرانی جامعات کے مانو کے ساتھ یادداشت مفاہمت کا جائزہ لینا بھی دورے کے مقاصد میں شامل تھا۔ جناب مسعود احمد وند نے ہندوستان کو مختلف مذاہب کا گلدستہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہاں کے عوام روحانی اقدار کے حامل ہیں۔ ملکی اتحاد کے لیے یہ ایک اچھی علامت ہے۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار نے مہمان وفد کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ ہند-ایرانی تعلقات کافی قدیم اور مستحکم ہیں اور اس کا ثبوت حیدرآباد میں موجود ایرانی برادری ہے۔ جناب محسن عاشوری، ڈائرکٹر کلچر ہاؤز، اسلامی جمہوریہ ایران، ممبئی نے فارسی کو ہند-ایران تعلقات کا پل قرار دیا۔ اس موقع پر ایرانی وفد میں ڈاکٹر محمد ہادی فلاح، سید تجید حیدر، پی آر او، قونصل خانہ ایران، حیدرآباد موجود تھے۔ وفد نے انسٹرکشنل میڈیا سنٹر، مرکزی لائبریری اور شعبۂ فارسی کا بھی دورہ کیا۔

پروفیسر محمد سلیمان صدیقی خطاب کے دوران، (دائیں سے) محترمہ اودھیش رانی باوا، مولانا رحیم الدین انصاری، ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، ڈاکٹر محمد نورالدین سعید و دیگر

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، پروفیسر احتشام احمد خان، پروفیسر محمد فریاد، محترمہ میتیل رسدیا، محترمہ سونیا سرکار اور دیگر

دکن کی تاریخ پر قومی سیمینار

ہارون خان شیروانی مرکز برائے مطالعاتِ دکن کے زیر اہتمام 29 رجنوری 2020 دو روزہ قومی سیمینار کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے پروفیسر محمد سلیمان صدیقی، سابق وائس چانسلر عثمانیہ یونیورسٹی نے کہا کہ سیکولرزم اور مذہبی رواداری دکنی فرمانرواؤں کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ لنگایت طبقے میں مقبول احمد شاہ بہمنی کا عرس 1980 تک بھی لنگایت مذہبی پیشوا ہندو کیلنڈر کے مطابق منایا کرتے تھے۔ ابراہیم قطب شاہ نہ صرف تلگو بول سکتا تھا بلکہ اس کے دربار سے بڑی تعداد میں تلگو شعراء منسلک تھے اور وہ خود پہلا مسلم تلگو شاعر تھا۔ اس کے فرامین فارسی اور تلگو میں ایک ساتھ شائع ہوتے تھے۔ حیدرآباد کے نظام ہفتم میر عثمان علی خان نے اجنتا، ایلورا غاروں کی بازیابی کے لیے یوروپ سے ماہرین کو بلوایا اور اس دور کے لاکھوں روپے خرچ کیے۔ اس کے علاوہ انہوں نے حیدرآباد ہی نہیں ہندوستان کے کئی بڑے منادر کے لیے خطیر گرانٹس بھی جاری کیں۔ یہی رواداری دکن کے ہندو راجہ مہاراجہ بھی روا رکھتے تھے۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے اشتراک سے منعقد ہونے والے اس سمینار کا عنوان ''دکن میں علوم وفنون اور تہذیب وثقافت کا ارتقا، عہد کاکتیہ سے عہد آصف جاہی تک'' ہے۔

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارتی خطاب میں کہا کہ دکن کے حکمراں اسلام کو بھی سمجھتے تھے اور تہذیب کو بھی سمجھتے تھے۔ موجودہ نفرتوں کو کاٹنے کیلئے ہمیں اپنے کردار کو مضبوط بنانا ہوگا۔ پروفیسر مرن سعید، ڈائرکٹر دکن اسٹڈیز، بنگلورو نے کلیدی خطبہ دیتے ہوئے کاکتیہ دور کے متعلق اہم معلومات فراہم کیں۔ پروفیسر محمد نسیم الدین فریس، ڈائرکٹر مرکز نے خیر مقدم کیا۔ ڈاکٹر ثمینہ کوثر، اسسٹنٹ پروفیسر عربی کی قرأت کلام پاک سے جلسے کا آغاز ہوا۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، جوائنٹ ڈائرکٹر مرکز نے کارروائی چلائی۔

یونیسیف کے زیر اشتراک حقوقِ اطفال پر ورکشاپ

شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت اور اقوام متحدہ کے انٹرنیشنل چلڈرن ایمرجنسی فنڈ (یونیسیف) کے تعاون سے ورکشاپ ''کنونشن برائے حقوقِ اطفال'' کا افتتاحی اجلاس 15 رنومبر کو منعقد ہوا۔ اسی کے ساتھ ایک سال قبل شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت کے زیر اہتمام شروع کردہ ہیلتھ جرنلزم پروگرام کا اختتامی اجلاس بھی منعقد کیا گیا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارتی خطاب میں کہا کہ ذہنی وجسمانی طور پر صحت مند، تعلیم یافتہ اور وسیع النظر ماں ہر بچے کا اولین حق ہے۔ ابتدا میں یونیسیف چیف فیلڈ آفیسر محترمہ میتیل رسدیا نے خیر مقدم کیا اور کہا کہ صحافیوں کو ہیلتھ جرنلزم کے موضوع پر تربیت دینے کے لیے یونیسیف نے خبر رساں ادارے رائٹرز اور آئی آئی ایم سی کے تعاون سے سال 2016ء میں ایک کورس شروع کیا۔ یونیسیف ہندوستان میں گذشتہ 17 برسوں سے سرگرم عمل ہے اور کئی شعبوں میں حکومتی اداروں کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔ تقریب کے آغاز میں صدر شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت پروفیسر احتشام احمد خان نے کہا کہ اردو صحافت میں صحت کے متعلق موضوعات پر مناسب رپورٹنگ نہیں ہوتی ہے۔ اُردو یونیورسٹی اردو صحافیوں کو صحت کے متعلق رپورٹنگ کی تربیت کے لیے ہر ممکنہ تعاون کرے گی۔ اس موقع پر جناب پرسون سین، کمیونکیشن اسپیشلسٹ، یونیسیف، محترمہ سونیا سرکار، کمیونکیشن آفیسر (میڈیا)، یونیسیف انڈیا، جناب تحسین منور، ایڈیٹر، نیوز 18 اردو، ڈاکٹر ایم ایچ غزالی، ایڈیٹر، یونائیٹڈ نیوز نیٹ ورک اور شعبۂ صحافت وترسیل عامہ کے اساتذہ بھی موجود تھے۔ دو روزہ تربیتی ورکشاپ کا اختتامی اجلاس 16 رنومبر کو منعقد ہوا۔ محترمہ سونیا سرکار کمیونیکیشن آفیسر میڈیا یونیسیف، جناب سریندر دھلیٹا، یونیسیف آفیسر، پروفیسر ارول سیلون، اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی، جناب تحسین منور سینئر ایڈیٹر ٹی وی 18 اردو اور جناب مظفر غزالی، یونائیٹڈ نیوز نے مخاطب کیا۔ پروفیسر محمد فریاد نے کارروائی چلائی۔

یونیسیف کے زیر اشتراک شعور بیداری پروگرام

مانو اور یونیسیف کے مشترکہ پروجیکٹ ''قیادت برائے سماجی تبدیلی'' کے تحت شعور بیداری مہم کا 23 راکتوبر کو آغاز ہوا۔ اس موقع پر مسلمانوں کے مذہبی اور سماجی رہنماؤں سے خطاب کرتے ہوئے بچوں کی بہبود سے متعلق اقوام متحدہ کے خصوصی ادارے یونیسیف کے قومی سربراہ (ترسیل برائے ترقی) جناب سدھارتھ شریشٹھ نے کہا کہ سماجی تبدیلی کی حامل قیادت کا کام دراصل عوام کے اندازِ فکر میں تبدیلی لانا ہے۔ کمیونٹی کے قائدین ٹیکہ

کاری،لڑکیوں کی تعلیم اورعمومی صحت سے متعلق پائی جانے والی غلط فہمیوں کے ازالے کا کام کریں۔ پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ، رجسٹرار انچارج نے تقریب کی صدارت کی۔

پروجیکٹ ڈائریکٹر پروفیسر محمد فریاد کے مطابق، یہ منصوبہ حیدرآباد کے منتخب بلدیہ وارڈوں میں ایک تجرباتی پروجیکٹ پر مشتمل ہے جسے تلنگانہ، آندھراپردیش اور کرناٹک تک وسعت دی جاسکتی ہے۔ انہوں نے کہا، ''ہم معاشرے میں صحت سے متعلق شعور بیداری مہم کے لئے علما اور رہنماؤں سے مدد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔'' مہمان خصوصی، جماعت اسلامی ہند، تلنگانہ کے امیر مولانا حامد محمد خان نے کہا کہ سوشل میڈیا پر صحت سے متعلق غلط فہمیاں پھیلائی جارہی ہیں۔ شہر کے مسلم اکثریتی علاقوں میں صحت وصفائی کے مسائل کے دو پہلو ہیں۔ ایک طرف عوامی بیداری کا فقدان ہے اور دوسری طرف انتظامیہ کی لاپرواہی۔ انہوں نے مذہبی رہنماؤں اور ائمہ مساجد پر زور دیا کہ وہ صحت اور حفظان صحت سے متعلق آگہی کے لئے خطبۂ جمعہ کے پلیٹ فارم کا استعمال کریں۔

یونیسیف کے ڈاکٹر سنجیو کے علاوہ شہر کی اہم مذہبی شخصیات مفتی ضیاء الدین نقشبندی، نائب شیخ الجامعہ، جامعہ نظامیہ اور مولانا حسام الدین عاقل ثانی جعفر پاشاہ، امیر، امارت ملت اسلامیہ نے بھی حفظان صحت سے متعلق اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔

شعبۂ صحافت میں سابق ڈی جی پی وزیرانصاری کا لکچر

محمد وزیر انصاری، آئی پی ایس (ریٹائرڈ)، سابق ڈائرکٹر جنرل آف پولیس، چھتیس گڑھ کا 26/ستمبر کو شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت میں ایک لکچر بعنوان ''اطلاعات کے دور میں پولیس اور صحافت کے تعلقات'' کا اہتمام کیا گیا۔ انہوں نے طلبہ کو مشورہ دیا کہ وہ متعلقہ شعبوں میں قابلیت حاصل کریں اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمس جیسے وہاٹس ایپ اور فیس بک سے آگے بڑھ کر کتابوں کا مطالعہ کریں۔ انھوں نے کہا کہ میڈیا اور پولیس جمہوریت کے دو لازمی ستون ہیں۔ دونوں صحت مند جمہوریت کے لئے اہم ہیں لیکن معاشرے میں دونوں کی شبیہہ زیادہ مثبت نہیں ہے۔ تاہم، دونوں ہی اپنے منفرد کردار ادا کرتے ہیں۔

جناب وزیرانصاری نے چھوٹے موٹے جرائم اور منظم جرائم سے نمٹنے کے اپنے تجربات بیان کیے۔ انہوں نے منظم جرائم کی رپورٹنگ کے لیے طلبہ کو گُر بھی سکھائے۔

پروفیسر محمد فریاد، صدر شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت نے مہمان کا خیر مقدم کیا اور بتایا کہ ''اظہارِ خیال'' سیریز کے تحت لکچرس کے ذریعہ میدان عمل میں برسرکار ماہرین اور

ممتاز شخصیتوں کو مدعو کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کی رہنمائی ہو سکے اور ان کے تجربات کی روشنی میں طلبہ اپنی راہ متعین کریں۔ اس موقع پر جناب عبدالرحمٰن آئی پی ایس (مہاراشٹرا) کی کتاب ''ڈینائل اینڈ ڈپریویشن'' کا اجرا بھی عمل میں آیا۔

مانو کی پیش رفت رپورٹ، گورنر کیرالا کے ہاتھوں رسم اجرا

یونیورسٹی کی رپورٹ ''ہماری پیش رفت'' کا 31/اکتوبر گورنر کیرالا جناب عارف محمد خان نے اجرا کیا۔ اس رپورٹ میں ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر کی زیر قیادت گذشتہ چار برسوں میں یونیورسٹی کی کارکردگی اور سرگرمیوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے قومی سمینار پنڈت ہری چند اختر کے اختتامی اجلاس کے بعد جناب عارف محمد خان کو یونیورسٹی کی سرگرمیوں سے واقف کروایا۔ انھوں نے ان کی قیادت میں یونیورسٹی کی ترقی پر خوشی ظاہر کی اور طلبہ کے روشن مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

آئی ایم سی کی ویب سائٹ کا افتتاح

وائس چانسلر، ڈاکٹر اسلم پرویز نے یکم/جنوری 2020ء کو انسٹرکشنل میڈیا سنٹر (آئی ایم سی) کی ویب سائٹ www.imcmanuu.com کا سنٹر کے پرویو تھیٹر میں افتتاح کیا۔ اس ویب سائٹ پر سنٹر کی مختلف سرگرمیوں اور معلومات کو خوبصورت انداز میں پیش کیا جارہا ہے۔ ڈاکٹر اسلم پرویز نے ویب سائٹ کی تیاری کے لیے آئی ایم سی اراکین کی کاوشوں کی ستائش کی۔ پروفیسر ایوب خان اور پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ، رجسٹرار انچارج نے بھی اظہار خیال کیا۔ ابتدا میں جناب رضوان احمد، ڈائرکٹر نے شرکا کو نئی ویب سائٹ کے متعلق معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور انٹرنیٹ اور رسائی کا دور ہے۔ اس کے ذریعہ سارے عالم تک ہماری پہنچ ممکن ہے۔ اس ویب سائٹ کے ذریعہ دنیا کے کسی بھی گوشے سے کوئی بھی شخص ہم سے جڑ سکتا ہے۔ یہ اردو زبان وثقافت کو دور دراز کے لوگوں تک پہنچانے کا نیا ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئی ایم سی کا انفراسٹرکچر مستقبل میں مانو کے لیے مالی منفعت کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ جناب عمر اعظمی، پروڈیوسر نے اس ویب سائٹ کی تیاری میں اہم رول ادا کیا۔

شعبۂ سوشل ورک کے دیواری رسالے کا اجرا

شعبۂ سوشل ورک میں پانچویں دیواری رسالہ کا اجرا شعبے کے طلبا وطالبات، اساتذہ اور دیگر مہمانان کی موجودگی میں پروفیسر محمد شاہد کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ نومبر میں منعقدہ اس تقریب میں پروفیسر شاہد نے کہا کہ یہ دیواری رسالہ نہایت ہی معلومات آفریں ہے اور تحقیق کے میدان میں طلبہ اور محققین کی بنیادی تفہیم کی رہنمائی میں معاون ہے۔ مشیر طلبہ ڈاکٹر آفتاب عالم نے بتایا کہ دیواری رسالے کا مقصد طلبہ کی پوشیدہ صلاحیتوں کو نکھارنا اور تعلیمی میدان میں ذہنی، فکری وعملی سطح پر ہونے والی تبدیلیوں پر طلبہ کو اپنے خیال وتصور پیش کرنے کا موقع فراہم کرنا ہے۔ پروفیسر فریدہ صدیقی، صدر شعبۂ معاشیات نے

امید ظاہر کی کہ دیواری رسالہ سماجی تحقیق سے تعلق رکھنے والے تمام طلبہ کی بنیادی تحقیق کی ضرورتوں کو پورا کرنے اور اس موضوع پر ایک بہتر سمجھ پیدا کرنے میں مددگار ہوگا۔ پروفیسر شاہدہ نے کہا کہ یہ دیواری رسالہ ایک خوبصورت اور تحقیقی پیشکش ہے جس سے ہر طالب علم کو مستفید ہونا چاہیے۔ ڈاکٹر آمنہ تحسین نے شعبۂ سوشل ورک کے طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ طلبہ یونیورسٹی کے لیے ایک نئی مثال قائم کر رہے ہیں۔ اس موقع پر ریسرچ کلوکیم کی کوآرڈینیٹر اور ریسرچ اسکالر ترنم نے اپنے تمام ساتھیوں اور اساتذہ کا دیواری رسالہ کی تیاری میں مدد کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ سوشل ورک کے صدر پروفیسر محمد شاہد رضا نے کہا کہ اس طرح کی سرگرمیاں طلبہ کے اندر پیشہ ورانہ زندگی میں پیش آنے والی مشکلات کا سامنا کرنے میں مدد کریں گی۔

یومِ دستور

یونیورسٹی میں 26 رنومبر کو یوم دستور کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر پروفیسر ایوب خان، پرو وائس چانسلر نے آئین کی تمہید پڑھی اور اس میں موجود اصطلاحوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے طلبہ سے کہا کہ وہ آئین کے مشمولات اور ترمیمات سے باخبر رہیں اور روزانہ زندگی میں اس کے مطابق عمل کریں۔ 11 بجے دن یوم آئین کے سلسلے میں صدر جمہوریہ اور وزیر اعظم کے خطابات کا شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت کے سمینار ہال میں لائیو ٹیلی کاسٹ دکھایا گیا۔ پروفیسر محمد فریاد، این ایس ایس کوآرڈینیٹر اور پروگرام کے منتظم نے طلبہ کے سوالوں کے جواب دیے۔

سوچھتا پکھواڑہ، پانی کے تحفظ پر زور

یکم تا 15 رستمبر سوچھتا پکھواڑہ (پندرہ روزہ) مہم کا اہتمام کیا گیا۔ پروگرام میں قومی خدمت اسکیم (این ایس ایس) کے والینٹرس کے بشمول 250 طلبہ نے حصہ لیا۔ اس موقع پر صفائی مہم کے علاوہ ایک ریلی بھی نکالی گئی۔ پروفیسر محمد فریاد، پروگرام کوآرڈینیٹر این ایس ایس نے والینٹرس کے ساتھ صفائی مہم میں حصہ لیتے ہوئے گھاس اور خودرو پودوں کی کٹائی کی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ سوچھتا پکھواڑہ میں یونیورسٹی میں پانی کے تحفظ اور بارش کا پانی ذخیرہ کرنے کے لیے طلبہ اور یونیورسٹی عملے میں شعور بیدار کیا گیا۔ اس موقعے پر پانی کے تحفظ کے موضوع پر پوسٹر/ تصاویر سازی کا مقابلہ منعقد کیا گیا اور کیمپس میں شجر کاری بھی کی گئی۔ سوچھتا پکھواڑہ کے انتظامات میں این ایس ایس پروگرام آفیسرس ڈاکٹر افروز عالم اور جناب پی بھکشاپتی نے بھی حصہ لیا۔

اولین سیرت کوئز

ڈین بہبودی طلبہ (ڈی ایس ڈبلیو) کے زیر اہتمام ماہ ربیع الاول کی مناسبت سے یونیورسٹی کی سطح پر ایک سیرت کوئز کا 26 رنومبر 2019 کو انعقاد ہوا جس میں تقریباً 500 طلبہ نے شرکت کی۔ 29 رنومبر کو نائب شیخ الجامعہ پروفیسر ایوب خاں اور انچارج رجسٹرار پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ کے ہاتھوں انعامات واسناد کی تقسیم عمل میں آئی۔ ڈین بہبودی طلبہ پروفیسر سید علیم اشرف جائسی نے سیرت کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی، تمام مہمانوں، مقابلے کے شرکا اور اساتذہ اور طلبہ کا استقبال کیا اور سیرت کوئز مقابلے کا تعارف کرایا۔ نظامت پروفیسر عبدالسمیع صدیقی، ڈائرکٹر سی پی ڈی یو ایم ٹی نے کی۔

طلبا کے زمرے میں پہلا انعام ایم ایڈ کے طالب علم محمد فاروق اعظم نے حاصل کیا اور دوسرا اور تیسرا انعام ایم اے عربی کے محمد قمر عارف اور محمد محسن پی کے کو حاصل ہوا۔ طالبات کے زمرے میں تبسم کوثر ایم اے اردو نے پہلا، عابدہ بانو بی اے نے دوسرا اور زیبا جبین ایم اے عربی نے تیسرا انعام حاصل کیا۔ غیر مسلم طلبہ کے زمرے میں پہلا انعام ایم اے انگریزی کے چندن بھوانی کمار نے حاصل کیا، دوسرا انعام، بی ایڈ کے طالب علم اجیت سہگل کو ملا اور تیسرا انعام ایم اے انگریزی ہی کے ایس وشال کے حصے میں گیا۔ انعام اول سات ہزار روپئے نقد انعام دیا گیا، جبکہ انعام دوم پانچ ہزار اور انعام سوم دو دو ہزار روپے دیے گئے۔ طلبہ میں 90 فیصد اور طالبات میں 85 فیصد یا زیادہ نمبرات لانے والے سبھی شرکا کو بھی صداقت نامے دیے گئے۔ سیرت کوئز مقابلے کے اس پروگرام میں ابوالفدا ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ اکیڈیمی حیدرآباد، دی قرآن فاؤنڈیشن حیدرآباد اور اشرف کنسٹرکشن پرائیویٹ لمیٹڈ لکھنؤ نے فنی ومالی تعاون پیش کیا۔

ہندی پکھواڑہ

یونیورسٹی میں ہندی پکھواڑہ (پندرہ روزہ مہم) 3 تا 18 رستمبر منعقد ہوا۔ نعرہ نویسی، پوسٹر سازی، تحریری مقابلے، انتظامی اصطلاحات کا انگریزی سے ہندی ترجمہ، خطاطی جیسے مختلف مقابلوں کا انعقاد بھی عمل میں آیا۔ طلبہ اور اراکین اسٹاف نے ان مقابلوں میں جوش وخروش سے حصہ لیا۔ اختتامی اجلاس میں پروفیسر ڈاکٹر سیما ورما، ہندی ٹیچنگ اسکیم، محکمہ سرکاری زبان، وزارت داخلی امور، حکومت ہند مہمان خصوصی تھیں۔ مختلف ہندی مقابلوں میں کامیاب طلبہ اور اسٹاف میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ ڈاکٹر شگفتہ پروین، ہندی آفیسر نے کارروائی چلائی اور شکریہ ادا کیا۔

آئی ٹی آئی فارغ التحصیل طلبہ میں اسناد کی تقسیم

پروفیسر ایوب خان طلبہ میں سرٹیفکیٹس تقسیم کرتے ہوئے۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان، ڈاکٹر عرشیہ اعظم و دیگر

انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (ITI) حیدرآباد کا جلسۂ تقسیم اسناد 10 ر دسمبر کو منعقد ہوا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی پروفیسر ایوب خان، پرووائس چانسلر نے کہا کہ مانو ایک واحد مرکزی یونیورسٹی ہے جہاں آئی ٹی آئی کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ ڈاکٹر عرشیہ اعظم' انچارج پرنسپل' آئی ٹی آئی نے خیر مقدم کیا۔ جناب سوریہ پرکاش، سینئر منیجر، انڈین امیونالوجیکل لمیٹڈ (آئی آئی ایل)، حیدرآباد نے تکنیکی صلاحیتوں کے فروغ کی ضرورت پر زور دیا۔ جناب لکشمی نارائن، سیفٹی منیجر' آئی آئی ایل نے وسائل کو بروئے کار لانے، ایک سے زیادہ مہارتیں حاصل کرنے اور قابلیت پر مبنی نصاب کو اپنا کر طلبہ کو صحیح سمت دینے کی بات کی۔ جناب نرسیا، ریجنل ڈپٹی ڈائرکٹر، ڈائرکٹوریٹ آف ایمپلائمنٹ اینڈ ٹریننگ، حکومت تلنگانہ نے آئی ٹی آئی طلبہ کی اہلیت میں اضافے کے لیے معلومات پر مبنی پروگرامس کی اہمیت پر زور دیا۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان، پرنسپل پالی ٹیکنیک و انچارج ٹریننگ اینڈ پلیسمینٹ سیل' مانو نے طلبہ کو تندہی اور ایمانداری سے اپنے منتخبہ میدان میں خدمات انجام دینے کی ترغیب دی۔ انہوں نے بتایا کہ یونیورسٹی ہر سال فارغ التحصیل اور سال آخر کے طالب علموں کے لئے کیمپس پلیسمنٹ کا انعقاد کرتی ہے۔ پروفیسر ایوب خان اور دیگر مہمانوں نے کامیاب طلبہ میں قومی تجارتی سرٹیفکیٹ (این سی وی ٹی) تقسیم کیے۔ محترمہ اسماء محمدی، انسٹرکٹر، آر اینڈ اے سی نے کارروائی چلائی۔ جناب محمد عامر، انسٹرکٹر، الیکٹرانک میکانک نے شکریہ ادا کیا۔

نئے طلبہ کا تعارفی پروگرام

یو جی سی کے ایما پر نئے تعلیمی سال کے آغاز میں یکم تا 8 اگست کو طلبہ کا تعارفی پروگرام منعقد ہوا جس میں ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے کہا کہ قرآن، انسان کی ہمہ جہت شخصیت سازی کا بہترین ذریعہ ہے۔ جناب انیس احسن اعظمی، مشیر اعلیٰ مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت نے نظامت کی۔ شعبۂ اسلامک اسٹڈیز کے استاد عاطف عمران کی قرأت اور ترجمہ سے جلسے کا آغاز ہوا۔ اس کا اختتامی اجلاس 8 ر اگست کو منعقد ہوا جس میں نیشنل کیڈٹ کارپس (این سی سی) کے ریسورس پرسن کے طور پر خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار نے کہا کہ معلومات اور ادراک (نالج اور وزڈم) میں فرق ہے۔ معلومات کہیں سے بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔ لیکن ان کا ادراک، ان کے صحیح یا غلط ہونے کے بارے میں ہمیں ایک استاد ہی بتاتا ہے۔ اس لیے درس گاہ کی اپنی اہمیت ہے۔ پروفیسر صدیقی محمد محمود، کوآرڈینیٹر نے پروگرام کی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ اس پروگرام میں سوشیالائزنگ یعنی سب سے تعارف، اسوسیئیٹنگ یعنی یونیورسٹی کے مختلف اداروں تک رسائی، گورننگ یعنی قواعد وضوابط پر بات کی گئی اور طلبہ کو مختلف مراکز کے دورے کروائے گئے۔ ڈاکٹر ایم ونا جا، ڈائرکٹر نظامت داخلہ نے بتایا کہ ان کی ٹیم گذشتہ 6 مہینے سے طلبہ کے داخلوں کے سلسلے میں کام کر رہی ہے۔

ڈاکٹر محمد کامل، ایڈیشنل کنٹرولر امتحانات نے اپنے پریزنٹیشن میں طلبہ کو مختلف فارموں کی آن لائن خانہ پری، آئی یو ایم ایس میں لاگ ان، مختلف مضامین و پرچوں کا انتخاب، اپنے اندراجات کی تنقیح، فیس ادائیگی، حاضری وغیرہ کا مشاہدہ اور ان میں غلطی ہونے پر درخواست دینے کے طریقوں کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ پروفیسر علیم اشرف جائسی، ڈین بہبودی طلبہ نے شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر عبدالسمیع صدیقی، اسسٹنٹ پروفیسر نے کارروائی چلائی۔ طالب علم صفی الرحمٰن کی قرأت کلام پاک سے جلسے کا آغاز ہوا۔ طالبہ ادیبہ نے تعارفی پروگرام پر اپنے تاثرات بیان کیے۔

نئی تعلیمی پالیسی کے مسودہ پر گول میز مباحث

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے 17 ر جولائی کو قومی تعلیمی پالیسی 2019 کے مسودہ پر گول میز مباحث کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ہماری یونیورسٹی دینی مدارس کو عصری تعلیم سے مربوط کرنے اور اردو زبان میں تعلیم کے کھلے ذرائع (MOOCs) سے مواد کی فراہمی میں اہم رول ادا کرنے کی خواہاں ہے۔ انہوں نے اس امر پر اطمینان ظاہر کیا کہ مانو میں خواتین کے داخلہ تناسب میں اضافہ ہوا ہے جو کہ نئی تعلیمی پالیسی کا ایک اہم عنصر ہے۔ پروفیسر ایوب خان' پرووائس چانسلر نے افتتاحی اجلاس ''تدریسِ اساتذہ۔ اردو بولنے والے عوام کے خصوصی حوالے سے'' صدارت کی۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمی پالیسی ملک وقوم کے مستقبل کی صورت گری کرتی ہے۔ مسودہ پالیسی کا بغور جائزہ لینے اور اسے پوری طرح سمجھنے کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار نے تدریسِ اساتذہ کے شعبہ میں مجوزہ اصلاحات سے متعارف کرایا۔ ابتداء میں پروفیسر محمد شاہد، کنوینر نے بتایا کہ نئی تعلیمی پالیسی کی تدوین کے آغاز پر جولائی 2015 میں مانو سے مشورہ کیا گیا تھا۔ دوسرے سیشن ''اسکول ایجوکیشن کے تحت مساوی اور اشتمالی تعلیم'' کی صدارت پروفیسر وی سدھا کر (ایفلو) اور پروفیسر جی رمیش نے کی۔ ڈاکٹر افروز عالم، کنوینر تھے۔ تیسرے اجلاس ''اعلیٰ تعلیم کے تحت طلبہ کو مناسب اکتسابی ماحول اور مدد، او ڈی ایل طلبہ کے خصوصی حوالے سے'' کی صدارت پروفیسر وی وینکیا، سابق وائس چانسلر، کرشنا یونیورسٹی نے کی۔ پروفیسر پی فضل الرحمٰن، انچارج ڈائرکٹر سیشن کے کنوینر تھے۔

شعبۂ تعلیم وتربیت میں گاندھی کے تعلیمی فلسفے پر مذاکرہ

شعبۂ تعلیم وتربیت میں ''عصر حاضر میں گاندھی جی کے تعلیمی فلسفے کی معنویت'' کے عنوان سے 4/ اکتوبر کو ایک مذاکرے کا انعقاد عمل میں آیا۔ صدر نشین پروفیسر صدیقی محمد محمود نے تعلیمی اقدار پر زور دیا اور کہا کہ امن تبھی ہوگا جب عدل ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ معلم کی کتاب زندگی کے سرورق پر محبت لکھا ہونا چاہیے۔ پروفیسر نوشاد حسین (صدر شعبہ اور ڈین) نے گاندھی جی کے فلسفے اور اس پر عمل کرنے کی طلبہ سے اپیل کی اور کہا کہ گاندھی کی تعلیم ہر دور میں قابل عمل ہے۔ پروفیسر وناجا ایم نے نئی تعلیم کے حوالے سے گفتگو کی۔ ڈاکٹر محمد اطہر حسین، اسسٹنٹ پروفیسر نے بنیادی تعلیم کی تاریخ پر تفصیل روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر اختر پروین نے گاندھیائی اصول اور تعلیم کے حوالے سے 11 اصولوں کی نشاندہی کی۔ ڈاکٹر محمد افروز عالم نے تعلیم امن پر گاندھی جی کی فکر پر اظہار خیال کیا۔ طالب علم صدام نے نظامت کے فرائض انجام دیے اور ثاقب نے پروگرام کے اغراض ومقاصد اور پروگرام کا خاکہ پیش کیا۔ کوآرڈینیٹر ڈاکٹر اشونی نے شکریہ ادا کیا۔

مصنوعی ذہانت پر تربیتی پروگرام

پالی ٹیکنک اور انٹرنل کوالٹی اشورنس سیل (آئی کیو اے سی) کے زیر اہتمام آل انڈیا کونسل فار ٹیکنیکل ایجوکیشن (اے آئی سی ٹی ای) کے اسپانسر کردہ مصنوعی ذہانت پر 5 روزہ تربیتی و اکتسابی اکیڈمی پروگرام (ATAL) کا 16/ دسمبر کو افتتاح ہوا۔ مہمان خصوصی پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ، رجسٹرار نے افتتاحی خطاب میں موجودہ دور میں مصنوعی ذہانت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان، کوآرڈینیٹر اٹل نے پروگرام کا تعارف کرایا اور استقبال کیا۔ اس موقع پر پروفیسر سید محمد حسیب الدین قادری، ڈائرکٹر آئی کیو اے سی، پروفیسر سنیم فاطمہ، ڈین اسکول آف کامرس وبینجمنٹ بھی موجود تھے۔ یہ پروگرام خصوصی طور پر اے آئی سی ٹی ای سے منظور شدہ اداروں کے فیکلٹی اور ریسرچ اسکالرز کے لئے 16 سے 20 دسمبر 2019 منعقد ہوا۔ 55 شرکاء نے حصہ لیا۔

محترمہ سیدہ شہناز رضوی اور محترمہ ملکہ کی وداعی تقریب

دو غیر تدریسی اراکین محترمہ سیدہ شہناز رضوی (سینئر ریسرچ اسسٹنٹ) اور محترمہ ملکہ (او اے) کی وداعی تقریب 31/ جنوری 2020 کو سی پی ڈی یو ایم ٹی آڈیٹوریم میں منعقد کی گئی۔ اس کا اہتمام مانو ایمپلائز ویلفیئر اسوسی ایشن (میوا) نے کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وائس چانسلر ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے سبکدوش ہو رہی دونوں اراکین کے مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ محترمہ سیدہ شہناز رضوی نے اپنے خطاب میں میوا کے اراکین کا شکریہ ادا کیا اور اپنی تعلیم اور کیریئر کے متعلق بتایا۔ محترمہ ملکہ نے بھی سب کا شکریہ ادا کیا۔ پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ، رجسٹرار انچارج، پروفیسر پی فضل الرحمٰن، ڈائرکٹر ایچ آر ڈی سی، ڈاکٹر محمد مبشر احمد، اسسٹنٹ رجسٹرار، ای آر II، جناب عبدالرشید شیخ، اسسٹنٹ رجسٹرار، جناب شیخ محی الدین، صدر میوا، جناب تمیم الدین خواجہ،

جنرل سکریٹری، میوا، جناب سید یوسف رضوی، آرگنائزنگ سکریٹری میوا، جناب شیخ احمد، یوڈی سی نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع پر جناب ایم جی گنا شیکھرن، فینانس آفیسر نے سبکدوش ملازمین کو گریچوٹی کے چیک حوالے کیے۔ وائس چانسلر ڈاکٹر محمد اسلم پرویز اور میوا کی جانب سے دونوں ملازمین کی گل پوشی، شال پوشی اور یادگاری تحائف بھی پیش کیے گئے۔ جناب محمد اعجاز کی قرأت کلام پاک وترجمہ سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ میوا کے اراکین جناب محمد امتیاز، نائب صدر؛ جناب ایم اے نواز، جوائنٹ سکریٹری؛ جناب محمد سلیم، سکریٹری؛ جناب رزاق شریف، خازن؛ جناب محمد فخر عالم، رکن اور جناب محمد مجیب خان، رکن شہ نشین پر موجود تھے۔

پروفیسر وسیم بیگم کا انتقال

شعبۂ اردو کی پروفیسر وسیم بیگم کا 2/ جولائی شام تقریباً 4:30 بجے بہ عمر 58 سال سٹیزن ہاسپٹل، لنگم پلی، حیدرآباد میں انتقال ہوگیا۔ وہ ایک سال سے کینسر کے عارضہ میں مبتلا تھیں۔ پسماندگان میں شوہر اور ایک فرزند شامل ہیں۔ چانسلر ڈاکٹر فیروز بخت احمد اور وائس چانسلر ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے پرفیسر وسیم بیگم کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اسے یونیورسٹی کے لیے خسارہ قرار دیا۔ یونیورسٹی کے کانفرنس ہال میں مرحومہ کا تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ پروفیسر ایوب خان، پرو وائس چانسلر نے تعزیتی پیام میں کہا کہ مرحومہ کئی خوبیوں کی حامل خاتون تھیں۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار ودیگر نے خطاب کیا۔

اُردو یونیورسٹی، ملک کی 20 سرفہرست مرکزی جامعات میں شامل

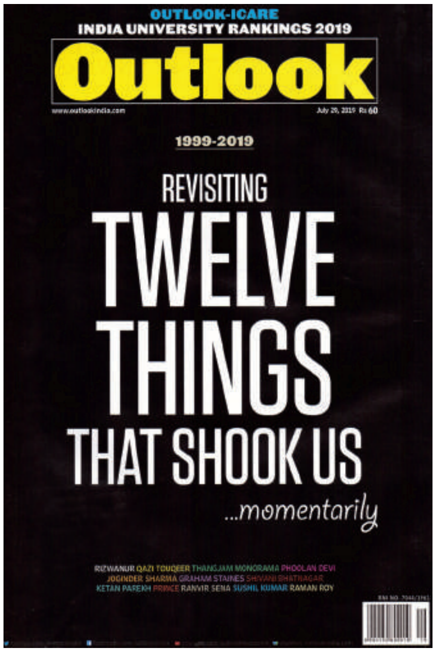

مانو نے سارے ملک میں ہندوستانی زبان کی ایسی واحد جامعہ کا اعزاز حاصل کیا ہے جسے سرکردہ انگریزی جریدہ ''آؤٹ لک'' نے مرکزی جامعات کی ملک گیر رینکنگ میں بیسواں مقام عطا کیا ہے۔ آؤٹ لک نے آئی کیئر ادارہ کے ساتھ مل کر ہندوستان کی سرکردہ مرکزی جامعات میں اساتذہ طلبہ تناسب، پی ایچ ڈی یافتہ اساتذہ کی تعداد، فی استاد مقالات کی شرح، مقالوں میں پیش کردہ حوالے، اشتمالیت اور تنوع جیسے عوامل کی بنیاد پر یہ سروے کیا ہے جسے آؤٹ لک ویب سائٹ OutlookIndia.com پر 18 رجولائی کو جاری کیا گیا۔

سنٹرل انفارمیشن کمیشن کی شفافیت آڈٹ میں اردو یونیورسٹی کو 76 فیصد نشانات

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد کو سنٹرل انفارمیشن کمیشن (سی آئی سی) کی جانب سے منعقدہ قانون حق معلومات کی شفافیت آڈٹ میں 76 فیصد نشانات حاصل ہوئے۔ ملک گیر سطح پر منعقدہ آڈٹ میں یہ تناسب بڑے عوامی اداروں سے کہیں زیادہ اور بہتر ہے۔ کمیشن نے مختلف عوامی اداروں کی ویب سائٹس کے ذریعہ ان کے معیار، خوبیوں اور خامیوں کا عمومی تجزیہ کرتے ہوئے یہ نشانات دیے ہیں۔ اردو یونیورسٹی نے عوامی ادارہ کی حیثیت سے آڈٹ میں حصہ لیا اور سی آئی سی اور آئی ایس ٹی ایم (انسٹیٹیوٹ آف سکریٹریٹ ٹریننگ اینڈ مینجمنٹ، ڈپارٹمنٹ آف پرسونل اینڈ ٹریننگ، وزارت پرسونل، عوامی شکایات و وظیفہ، حکومت ہند) کے فراہم کردہ خاکہ کی تکمیل کرتے ہوئے اسے داخل کیا۔ سی آئی سی کے ریکارڈ کے مطابق ہندوستان کے 2092 عوامی اداروں کے منجملہ 838 اداروں نے اس آڈٹ میں حصہ لیا۔ اپنے دورے کے موقع پر سی آئی سی آڈٹ ٹیم نے یونیورسٹی ویب سائٹ پر دستیاب دستاویزات، ریکارڈس، کتابچے اور دیگر معلومات جو کسی بھی عوامی ادارے کی معلومات کے رضا کارانہ انکشاف کا حصہ ہیں، کی تنقیح کی۔ اس آڈٹ میں انتظام وانصرام، بجٹ اور پروگرام، تشہیر اور عوامی رابطہ، ای گورننس، مصرحہ معلومات، ازخود معلومات کا اافشا جیسے معیارات کی بنیاد پر تنقیح کی گئی۔

تین ٹیچر ایجوکیشن کالجوں کو یو جی سی کی منظوری

یونیورسٹی کے قائم کردہ تین کالجس آف ٹیچر ایجوکیشن سنبھل (اتر پردیش)، آسنسول (مغربی بنگال) اور اورنگ آباد (مہاراشٹرا) کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی جانب سے ان کے قیام یعنی تعلیمی سال 15-2014 سے منظوری دے دی گئی ہے۔ یہ منظوری نیشنل کونسل فار ٹیچر ایجوکیشن کی توثیق کے پیش نظر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی کو ان کالجس میں درس و تدریس کے لیے جملہ 33 اساتذہ کی جائیدادیں بھی فراہم کی گئی ہیں۔ ان جائیدادوں میں سی ٹی ای سری نگر کے لیے 3، بھوپال کے لیے 10، دربھنگہ 12، آسنسول 6 اور اورنگ آباد کے لیے 2 جائیدادیں شامل ہیں۔ جوائنٹ سکریٹری ڈاکٹر جتیندر کے ترپاٹھی کے مکتوب میں یونیورسٹی اساتذہ، طلبہ تناسب کے اعتبار سے مرحلہ وار اساتذہ کے تقرر کی ہدایت دی گئی۔

ویڈیو اسباق کی تیاری پر مانو-نلسار میں یادداشت مفاہمت

مانو اور نلسار یونیورسٹی آف لا کے درمیان 21 دسمبر کو ایک یادداشت مفاہمت پر دستخط کیے گئے جس کے تحت مانو کے انسٹرکشنل میڈیا سنٹر (آئی ایم سی) میں نلسار یونیورسٹی کی جانب سے ویڈیو اسباق تیار کیے جا رہے ہیں جو وزارت فروغ انسانی وسائل کے SWAYAM پلیٹ فارم پر ملک بھر کے اساتذۂ قانون کے لیے MOOC ریفریشر کورس کا حصہ ہیں۔ ان تمام اسباق کو اردو سب ٹائٹلس کے ساتھ آئی ایم سی کے یوٹیوب پر بھی جاری کیا جائے گا۔ اس موقع پر وائس چانسلر ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، پروفیسر فیضان مصطفیٰ، وائس چانسلر نلسار، پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ، رجسٹرار، مانو، پروفیسر وی بالا کسٹا ریڈی، رجسٹرار نلسار یونیورسٹی، جناب رضوان احمد، ڈائرکٹر آئی ایم سی، اسکولوں کے ڈینس اور آئی ایم سی کے ارکان موجود تھے۔

پی ایچ ڈی ایوارڈ یافتگان

ناگراجو منڈلی

شعبۂ انگریزی کے اسکالر ناگراجو منڈلی ولد مُگیا منڈلی کو انگریزی میں ڈاکٹر آف فلاسفی (پی ایچ ڈی) کا اہل قرار دیا گیا ہے۔انھوں نے پروفیسر گلفشاں حبیب کی نگرانی میں اپنا مقالہ ’’Teaching Spoken and Written English Communication Skills to Polytechnic Students Using Multiple Intelligence Approach: An Experimental Study‘‘ (کثیر ذہانتی طریقۂ کار کے ذریعہ پالی ٹیکنک طلبہ کو زبانی اور تحریری انگریزی بول چال مہارت کی تدریس: ایک تجرباتی مطالعہ) مکمل کیا۔

شرافت حسین

شعبۂ مینجمنٹ اسٹڈیز کے اسکالر شرافت حسین ولد جناب بشارت حسین کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔انھوں نے مقالہ ’’سنسری مارکٹنگ کی حکمت عملیاں - بین الاقوامی فاسٹ فوڈ ریستوران چین کا ایک مطالعہ‘‘ پروفیسر محمد عبدالعظیم کی نگرانی مکمل کیا۔

محمد عرفان الدین

شعبۂ مینجمنٹ و کامرس کے اسکالر محمد عرفان الدین ولد جناب محمد عارف الدین کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔انھوں نے اپنا مقالہ ’’ہیومن ریسورس انفارمیشن سسٹم کے انسانی وسائل کے افعال پر اثرات - منتخبہ آئی ٹی کمپنیوں کا مطالعہ‘‘، پروفیسر بدیع الدین احمد، شعبۂ مینجمنٹ و کامرس کی نگرانی میں مکمل کیا۔

نظر الہدیٰ

البیرونی مرکز برائے مطالعاتِ سماجی علیحدگی و اشتمالی پالیسی کے ریسرچ اسکالر محمد نظر الہدیٰ ولد جناب محمد قمر الہدیٰ کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کا اہل قرار دیا گیا۔انھوں نے ڈاکٹر اکومرتھی ناگیشور راؤ، اسسٹنٹ پروفیسر مرکز کی نگرانی میں اپنا مقالہ ’’غیر منظم خوردہ فروش ادارے میں خواتین: حیدرآباد میں مسلمان خواتین کا مطالعہ‘‘ کے زیرعنوان مقالہ تحریر کیا۔

مشیرہ فاطمہ

البیرونی مرکز برائے مطالعاتِ سماجی علیحدگی و اشتمالی پالیسی کی اسکالر مشیرہ فاطمہ دختر جناب عبدالمناف کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔انھوں نے مقالہ ’’مسلم پرسنل لاء کے تناظر میں مسلم خواتین کی حیثیت، قوانین و طرزِ عمل - ایک مطالعہ‘‘ پروفیسر پی ایچ محمد، صدر شعبۂ سماجیات کی نگرانی میں مکمل کیا۔

عائشہ طارق

البیرونی مرکز برائے مطالعاتِ سماجی علیحدگی و اشتمالی پالیسی کی ریسرچ اسکالر عائشہ طارق دختر جناب محمد طارق کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا ہے۔انھوں نے پروفیسر فریدہ صدیقی، صدر شعبۂ معاشیات کی نگرانی میں اپنا مقالہ ’’مسلم خواتین کی سماجی و معاشی اخراجیت: آندھرا پردیش اور اترپردیش کے دارالحکومت کا تقابلی مطالعہ‘‘ تحریر کیا تھا۔

اسماانجم

البیرونی مرکز برائے مطالعاتِ سماجی علیحدگی و اشتمالی پالیسی کی اسکالر اسما انجم دختر ایم قدرت اللہ بیگ کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔انھوں نے مقالہ ’’ہندوستان میں مسلم خواتین کا تنوع اور بااختیاری - شہر حیدرآباد کا ایک مشاہداتی مطالعہ‘‘ ڈاکٹر کے ایم ضیاءالدین، اسسٹنٹ پروفیسر مرکز کی نگرانی میں مکمل کیا۔

تبریز حسین

البیرونی مرکز برائے مطالعاتِ سماجی علیحدگی و اشتمالی پالیسی کے اسکالر تبریز حسین ولد جناب محمد حسین کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا۔انھوں نے اپنا مقالہ ’’مولانا آزاد اور ڈاکٹر بی آر امبیڈکر ایک تقابلی مطالعہ‘‘ ڈاکٹر ناگیشور راؤ، اسسٹنٹ پروفیسر کی نگرانی میں مکمل کیا۔

محمد نہال

شعبۂ اردو کے ریسرچ اسکالر محمد نہال فرزند جناب احمد علی کو ان کے تحقیقی مقالے ’’اردو اور ہندی کہانیوں میں موضوعاتی اور فنی تجربات کا تقابلی تجزیہ - 1980 تا 2015‘‘ پر پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی۔انھوں نے یہ مقالہ پروفیسر ابوالکلام کی نگرانی میں مکمل کیا۔

محمد جابر

شعبۂ اردو کے اسکالر محمد جابر ولد جناب محمد وارث کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا۔انھوں نے اپنا مقالہ ’’ترقی پسند خواتین کے افسانوں میں نسائی حسیت کا تنقیدی تجزیہ‘‘ پروفیسر نسیم الدین فریس، صدر شعبۂ اردو کی نگرانی میں مکمل کیا۔

محمد التمش

شعبۂ اردو کے اسکالر محمد التمش ولد جناب عبدالمتین کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ ''حبیب تنویر کی ڈراما نگاری کا تنقیدی تجزیہ'' ڈاکٹر بی بی رضا خاتون، اسسٹنٹ پروفیسر کی نگرانی میں مکمل کیا۔

محمد رضوان انصاری

شعبۂ اردو کے اسکالر محمد رضوان انصاری ولد جناب محمد نسیم انصاری کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ ''بلونت سنگھ کی اردو فکشن نگاری کا تنقیدی تجزیہ'' ڈاکٹر بی بی رضا خاتون، اسسٹنٹ پروفیسر کی نگرانی میں مکمل کیا۔

امتیاز احمد خواجہ

شعبۂ اردو کے اسکالر امتیاز احمد خواجہ ولد غلام محمد خواجہ کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ ''آزادی کے بعد جموں و کشمیر کے دینی مدارس کا اردو زبان و ادب کے فروغ میں حصہ: ایک تنقیدی تجزیہ'' ڈاکٹر شمس الہدیٰ، اسوسی ایٹ پروفیسر کی نگرانی میں مکمل کیا۔

محمد کلیم محی الدین

شعبۂ ترجمہ کے طالب علم محمد کلیم محی الدین ولد جناب محمد مخدوم محی الدین کو ڈاکٹر آف فلاسفی (پی ایچ ڈی) کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انھوں نے ڈاکٹر کہکشاں لطیف اسسٹنٹ پروفیسر کی نگرانی میں اپنا مقالہ ''اردو میں افسانوی تراجم کا تنقیدی جائزہ'' مکمل کیا۔

فردوس جبین

شعبۂ ترجمہ کی طالبہ فردوس جبین دختر جناب محمد صفدر خان کو ڈاکٹر آف فلاسفی (پی ایچ ڈی) کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انھوں نے ڈاکٹر کہکشاں لطیف اسسٹنٹ پروفیسر کی نگرانی میں اپنا مقالہ ''انگریزی سے اردو میں کیے گئے ہم تراجم کا تجزیاتی مطالعہ'' مکمل کیا۔

سید ماجد علی

شعبۂ ترجمہ کے ریسرچ اسکالر سید ماجد علی کو ٹرانسلیشن اسٹڈیز میں پی ایچ ڈی کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ ان کے مقالے کا موضوع ''اردو خام کارپورا کی تیاری، قواعد و معنی کے لحاظ سے غلطیوں کا تجزیہ اور اردو ہندی اردو مشینی ترجمے کے نظام میں اس کے اثرات'' تھا۔ انہوں نے یہ تحقیقی مقالہ صدر شعبہ پروفیسر خالد مبشر الظفر کی نگرانی میں مکمل کیا۔

عائشہ پروین

شعبۂ مطالعات ترجمہ کی ریسرچ اسکالر سیدہ عائشہ پروین کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے ''قرآن کے چند اردو تراجم کا موضوعاتی تقابلی مطالعہ'' کے موضوع پر پروفیسر محمد خالد مبشر الظفر، صدر شعبہ کی زیر نگرانی اپنا مقالہ مکمل کیا تھا۔

شاہ الحمید

شعبۂ انگریزی کے اسکالر شاہ الحمید ایم پی ولد جناب ممی کٹی ایم پی کو ڈاکٹر آف فلاسفی (پی ایچ ڈی) کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انھوں نے پروفیسر سید محمد حبیب الدین قادری کی نگرانی میں اپنا مقالہ ''Postcolonial Spiritual Literature in English'' (انگریزی میں مابعد نوآبادیات روحانی ادب) مکمل کیا۔

فوزیہ آفاق

صحافت و ترسیل عامہ کی اسکالر فوزیہ آفاق بنت جناب آفاق احمد شیخ کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ ''کشمیری دیہی خواتین کی سماجی و ثقافتی ترقی میں الکٹرانک میڈیا کا کردار'' پروفیسر احتشام احمد خان، ڈین و صدر شعبہ ترسیل عامہ و صحافت کی نگرانی میں مکمل کیا۔

اُردو یونیورسٹی کرکٹ ٹیم نے فائنل جیتا

ڈائرکٹوریٹ آف فزیکل ایجوکیشن اینڈ اسپورٹس کے زیر اہتمام منعقدہ دوسرا آزاد راؤنڈ رابن لیگ کرکٹ ٹورنامنٹ میزبان مانو طلبہ کی ٹیم نے جیت لیا۔ یونیورسٹی آف حیدرآباد کے خلاف 24/ نومبر کو کھیلے گئے فائنل میں مانو نے ٹاس جیت کر بیٹنگ کا فیصلہ کیا اور 25 اوورز میں 8 وکٹوں پر 147 رنز بنائے۔ جوابی اننگز میں یو او ایچ نے 21 اوورز میں 77 رنز بنائے۔ اس طرح مانو نے فائنل مقابلہ 70 رنوں سے جیت لیا۔ چیئرمین، اسپورٹس مانیٹرنگ کمیٹی، مانو پروفیسر ابوالکلام نے فاتح ٹیم کو ٹرافی عطا کی۔ یہ ٹورنمنٹ مانو طلبہ کی ٹیم نے مسلسل دوسری بار جیتا ہے۔ ٹیم کی کوچنگ جناب محمد مشرف خان نے کی۔

والی بال ٹیم کی انٹر یونیورسٹی ٹورنمنٹ میں شرکت

مانو طلبا کی والی بال ٹیم نے ساؤتھ زون انٹر یونیورسٹی ٹورنمنٹ 20-2019 منعقدہ کرشنا یونیورسٹی، آندھرا پردیش میں شرکت کی۔ ٹورنمنٹ کا 26 تا 28/ نومبر انعقاد عمل میں آیا۔ ٹیم میں نعیم احمد کپتان، محمد قاسم، ظفر اعلیٰ خان، محمد رویش، ساجد مجید، احتشام الحق، محمد طفیل، الطاف حسین، محمد سلیم، ابوطلحہ، ابتشام شاہد، غلام عباس شامل تھے۔ ڈاکٹر کلیم اللہ، کوچ اور جناب نوین ٹیم کے منیجر تھے۔

پروفیسر پی ایچ محمد اردو یونیورسٹی اساتذہ انجمن کے صدر منتخب

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے اساتذہ کی انجمن مانوٹا کے انتخابات میں تمام 6 ارکان بلا مقابلہ منتخب ہوگئے۔ صدر نشین انتخابات کمیٹی پروفیسر بدیع الدین احمد کے بموجب پروفیسر پی ایچ محمد، صدر؛ پروفیسر شاہد رضا، نائب صدر، ڈاکٹر بونتو کوٹیا، معتمد عمومی؛ ڈاکٹر ارا خان، شریک معتمد (انتظامی)؛ جناب ابو اسامہ، شریک معتمد (تشہیر) اور ڈاکٹر احمد رضا، خازن منتخب ہوئے۔ انتخابی کمیٹی میں ڈاکٹر فہیم الدین احمد اور جناب سید علوی کے شامل تھے۔ جبکہ ڈاکٹر ایچ علیم باشا اور جناب محمد عمر کو آپٹیڈ ممبر رہے۔ منتخبہ اراکین کی حلف برداری تقریب 4/نومبر کو لائبریری آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی۔ پروفیسر بدیع الدین احمد نے تمام اراکین کو حلف دلایا اور سرٹیفکیٹس حوالے کیے۔ جناب محمد عمر نے شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر امان عبید کی قرأت کلام پاک سے جلسے کا آغاز ہوا۔

محمد مجاہد علی یونیورسٹی آفیسرس اسوسی ایشن کے صدر منتخب

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی آفیسرس اسوسی ایشن (ایم او اے) کے نئے اراکین کی 14/نومبر کو حلف برداری تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے نومنتخب صدر جناب محمد مجاہد علی نے اتحاد پر زور دیا اور کہا کہ اسوسی ایشن، آفیسرس اور یونیورسٹی دونوں کی بہبود کے لیے کام کرے گی۔ ڈاکٹر محمد جمال الدین خان، چیف الیکشن کمشنر نے نومنتخب عہدیداران کو حلف دلایا۔ حلف لینے والوں میں جناب عابد عبدالواسع، نائب صدر؛ ڈاکٹر حماد ہاشمی، جنرل سکریٹری اور جناب بدیع الدین، رکن مجلس عاملہ شامل تھے۔ ڈاکٹر عائشہ صدیقہ، شریک معتمد، اور محترمہ عائشہ سلطانہ رکن مجلس عاملہ کا بھی انتخاب عمل میں آیا۔ اس موقع پر اسوسی ایشن کے سابق عہدیداران جناب عبدالرشید شیخ، جناب محمد

امتیاز عالم، ڈاکٹر اسلم پرویز، جناب زاہد شیخ اور میوا کے رکن جناب یوسف رضوی نے بھی اظہار خیال کیا۔ عامر بدر نے کارروائی چلائی اور شکریہ ادا کیا۔

طلبہ یونین انتخابات، شیخ عمر فاروق قادری صدر منتخب

شعبۂ انگریزی کے طالب علم شیخ عمر فاروق قادری کو 19/ستمبر کو منعقدہ انتخابات میں مانو طلبہ یونین کے آٹھویں صدر کے طور پر منتخب کیا گیا۔ انتخابات کے نتائج کا اعلان چیف ریٹرننگ آفیسر پروفیسر محمد عبدالعظیم نے کیا۔ شیخ عمر فاروق قادری کے علاوہ امتخاب عالم،

شعبۂ کمپیوٹر سائنس، نائب صدر؛ عامر، شعبۂ مینجمنٹ، معتمد؛ فاخرہ عابدہ، شعبۂ تعلیم و تربیت، شریک معتمد اور جی وشنو پریہ، اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات، خازن منتخب ہوئے۔

پروفیسر علیم اشرف جائسی، ڈین اسٹوڈنٹ ویلفیئر انتخابی شکایات کے ازالہ کی ذمہ داری دی گئی تھی۔ پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ اور پروفیسر پی فضل الرحمٰن نے مبصر کے فرائض انجام دیے۔ پروفیسر محمد ظفر الدین خصوصی مدعو تھے۔ ڈاکٹر کرن سنگھ اٹوال، ڈاکٹر سید نجی اللہ، ڈاکٹر خواجہ صفی الدین، ڈاکٹر ڈی سیشو بابو، ڈاکٹر رضوان الحق انصاری جناب جمیل احمد، ڈاکٹر ثمینہ کوثر، ڈاکٹر عبدالسمیع صدیقی، ڈاکٹر کے ایم ضیاء الدین، ڈاکٹر شبانہ قیصر اور ڈاکٹر محمد اکبر نے ہیڈ کوارٹر پر ریٹرننگ آفیسرس کے طور پر خدمات انجام دیں۔ نومنتخب طلبہ یونین کی تقریب حلف برداری 24/ستمبر کی شام ڈی ڈی ای آڈیٹوریم میں عہدیداروں کی حلف برداری عمل میں آئی۔

محترمہ پونم گردھانی اور جناب راجیش کمار داستان ''عرفانِ بدھ'' پیش کرتے ہوئے۔

شعبہ جات

شعبۂ اُردو

تحقیق کی نئی جہات کی تلاش ضروری: پروفیسر خواجہ اکرام

ہندوستانی زبانوں کا مرکز، جواہرلال نہرو یونیورسٹی کے استاد اور سابق ڈائرکٹر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین نے تحقیق میں موضوع کی اہمیت اور نئے موضوعات کے انتخاب سے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ آج کے دور میں تحقیق کی نئی جہات کی تلاش کی ضرورت ہے۔ انھوں نے ریسرچ اسکالرز سے ایسے موضوعات کا انتخاب کرنے کے لیے کہا جن میں انفرادیت کے ساتھ ساتھ تنوع بھی شامل ہو۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی شعبۂ اردو میں آکر ایک روحانی مسرت کا احساس ہوا ہے۔ تحقیقی موضوعات کی سطح پر جو تنوع یہاں کے طلبا میں نظر آتا ہے وہ آج کل دانش گاہوں میں بہت کم دیکھنے کو ملتا ہے۔ انھوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ دکنی لکھنے، بولنے اور سمجھنے والے روز بروز کم ہوتے جا رہے ہیں۔ ابتدا میں صدر شعبۂ اردو پروفیسر نسیم الدین فریس نے مہمان کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔

شعبۂ اُردو کے 6 طلبہ کی جے آر ایف اور نیٹ میں کامیابی

شعبۂ اردو کے طلبہ نے دسمبر میں منعقدہ یو جی سی نیٹ امتحان میں نمایاں مظاہرہ کیا۔ محمد ارشد علی (پی ایچ ڈی اسکالر) کو جے آر ایف اور آسیہ یاسمین (پی ایچ ڈی اسکالر)، تبسم حسن، (پی ایچ ڈی اسکالر)، محمد ریاض احمد (ایم اے)، محمد عبدالعظیم (ایم اے) اور محمد طیب (ایم اے) کو نیٹ میں کامیابی ملی ہے۔

پروفیسر حبیب الرحمٰن کے ساتھ ایک نشست

راجستھان اردو اکیڈمی کے سابق چیئرمین پروفیسر حبیب الرحمٰن نیازی کی آمد پر 30/ جولائی کو شعبۂ اردو میں ایک نشست منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مہمان نے کہا کہ تصوف دراصل شریعت، علم اور زہد کے متوازن امتزاج کا نام ہے، جو شخص علم نہیں رکھتا یا شریعت کی مکمل پیروی نہیں کرتا وہ صوفی ہو ہی نہیں سکتا۔ صوفیا نے امن و آشتی کے پیغام کے ساتھ ساتھ ایثار کے جذبات لوگوں میں پیدا کیے اور انھیں خود پر دوسروں کو ترجیح دینے کا پیغام دیا۔ صدر اجلاس پروفیسر نسیم الدین فریس، ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات و صدر شعبۂ اُردو نے ہندوستان میں صوفیاء کی تاریخ پر روشنی ڈالی۔ پروفیسر فاروق بخشی، پروفیسر حسیب الدین قادری، صدر شعبۂ انگریزی نے بھی خطاب کیا۔ ڈاکٹر مسرت جہاں نے سپاس نامہ پیش کیا۔ ڈاکٹر شمس الہدیٰ دریابادی نے نظامت کی۔

تنقید تخلیق کے بطن میں پوشیدہ ہوتی ہے: پروفیسر فیروز احمد

شعبۂ اردو کے زیر اہتمام ''تحقیق: مسائل اور مضمرات'' کے زیر عنوان 11/ اکتوبر کو پروفیسر فیروز احمد، سابق صدر شعبۂ اردو، راجستھان یونیورسٹی جے پور نے توسیعی خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ تنقید اور تخلیق میں چولی دامن کا رشتہ ہے۔ کیونکہ تنقید تخلیق کے بطن میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ تحقیق اس سلسلے کی تیسری اہم کڑی ہے۔ تحقیق ادب کی تفہیم کے راستے ہموار کرتی ہے۔ خاص طور پر کلاسیکی متن کی تفہیم ایک دشوار گزار عمل ہے۔ اس راستے میں تساہل اور بے پرواہی محقق کو غلط راستوں پر ڈال دیتی ہے جس سے گمراہی بڑھ جانے کے امکانات زیادہ ہو جاتے ہیں۔

پروفیسر علی احمد فاطمی کا لکچر

شعبۂ اردو کے زیر اہتمام 2/ دسمبر کو الہ آباد یونیورسٹی کے سابق صدر شعبۂ اردو پروفیسر علی احمد فاطمی کا لکچر منعقد ہوا۔ پروفیسر فاطمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ معاصر اردو ناول نگار موجودہ سماجی اور سیاسی صورتحال سے باخبر ہیں۔ اسی لیے معاصر اُردو ناول میں سماجی حقیقت نگاری ایک حاوی موضوع کی حیثیت سے نمایاں ہے۔ ادب کا سماج سے گہرا رشتہ ہے، اپنے عصر کے حالات کو پوری فنکارانہ دیانت کے ساتھ پیش کرنا ہی فنکار کا اولین فریضہ ہے اور معاصر اردو ناول اس کسوٹی پر کھرا اترتا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ پریم چند نے اپنی ناول نگاری کے ذریعے سماج کی جو تصویر بنائی تھی اب ہندوستانی سماج اس سے بہت آگے نکل چکا ہے۔ پروگرام کے آغاز میں شعبۂ اردو کے استاد پروفیسر فاروق بخشی نے پروفیسر علی احمد فاطمی کا تعارف پیش کیا۔ مرکز مطالعات اردو ثقافت کے مشیر اعلیٰ جناب انیس احسن اعظمی نے جلسے کی صدارت کی۔ شعبۂ اُردو کی استاد ڈاکٹر مسرت جہاں نے شکریہ ادا کیا۔

ازبکستان کی وزیٹنگ پروفیسر محیی عبدالرحمٰن کا لکچر

شعبۂ اردو میں پروفیسر محیی عبدالرحمٰن کا توسیعی خطبہ دسمبر میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر انھوں نے کہا کہ ازبکستان اور ہندوستان کے ثقافتی رشتے بہت پائیدار اور صدیوں پر محیط ہیں۔ ہمیں نئے ہندوستان میں آکر اپنے پن کا احساس ہوتا ہے۔ پروفیسر محیی عبدالرحمٰن نے بتایا کہ ازبکستان میں اردو کو پسند کرنے، اسے بولنے اور پڑھنے والوں کی ایک کثیر تعداد ہے۔ لوگ فلموں کے دیوانے ہیں جن میں اُردو کے نغمے ہوتے ہیں۔ زیادہ تر ہندوستانی فلموں کے ڈائیلاگ کی زبان بھی اردو ہوتی ہے۔ منٹو، کرشن چندر اور پریم چند کے افسانے پسند کیے جاتے ہیں۔ غالب کا کلام وہاں کے لوگوں کو بہت پسند ہے۔ ازبکی میں اس کے تراجم بھی ہوئے ہیں۔ اس موقع پر اپنے پیغام میں شیخ الجامعہ، ڈاکٹر اسلم پرویز نے کہا کہ پروفیسر محیی کا مانو میں آنا ایک نیک شگون ہے۔ ان کی آمد سے مانو کے طلبہ کو دور دیسوں میں آباد اردو کی بستیوں سے واقفیت حاصل ہوگی۔ پروفیسر فاروق بخشی نے مہمان کا تعارف پیش کیا۔ ڈاکٹر بی بی رضا خاتون نے شکریہ ادا کیا۔

مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت

(دائیں سے) جناب زاہد علی خان، جناب شکیل احمد صبرحدی، جناب عارف محمد خان
ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، پروفیسر جتیندر سریواستو اور جناب انیس اعظمی

''پنڈت ہری چند اختر، اُردو شاعری اور صحافت کے آئینے میں'' قومی سمینار کا انعقاد

مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت، مجلس فخر بحرین اور آئیڈیا کمیونکیشنس کے زیرتعاون 30 اور 31 / اکتوبر کو دوروزہ قومی سمینار ''پنڈت ہری چند اختر، اردو شاعری اور صحافت کے آئینے میں'' کا انعقاد ہوا۔ اختتامی اجلاس میں 31 / اکتوبر کو گورنر کیرالا جناب عارف محمد خان نے بحیثیت مہمانِ خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن میں انسان کو دنیا میں موجود چیزوں پر غور کرنے کا حکم ہے۔ انسان کو نہ صرف تجربہ کرنے کا حکم ہے بلکہ دوسروں کے تجربوں سے بھی استفادہ کا حکم ہے۔ جب انسان تحقیق اور تقلید دونوں کی راہوں پر چلتا ہے تو دنیا ترقی کرتی ہے یعنی یہی ترقی کا سرچشمہ ہے۔ قرآن نے برائی کا جواب بھی بھلائی سے دینے کا حکم دیا ہے۔

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ اردو کا مقصد سبھی کو جوڑنا ہے اور ابتدا ہی سے اس زبان نے یہی کیا ہے۔ جناب شکیل احمد صبرحدی، بانی فخر بحرین، نے استقبالیہ خطاب میں کہا کہ فخر بحرین برائے فروغ اُردو اور آئیڈیا کمیونکیشنس نے مل کر گذشتہ چھ سال سے جامعہ ہمدرد، الہ آباد یونیورسٹی، ممبئی یونیورسٹی جیسے اداروں میں شہریار، مجروح سلطان پوری، چکبست، آنند نرائن ملا جیسی شخصیتوں پر سمینار کیے ہیں۔ جناب آصف اعظمی، ڈائرکٹر آئیڈیا کمیونکیشنس نے کارروائی چلائی۔ اس موقعے پر اُردو زبان میں خدمات کے لیے جناب زاہد علی خان، ایڈیٹر سیاست، خدمت خلق کے لیے جناب کریم عرفان، بانی اقراء سوسائٹی اور پروفیسر اروندا کشن، سابق پرو وائس چانسلر، مہاتما گاندھی انتر راشٹریہ ہندی یونیورسٹی، کو مذہبی رواداری کے لیے اعزازات دیے گئے۔ جناب انیس اعظمی نے شکریہ ادا کیا۔

افتتاحی اجلاس میں 30 / اکتوبر کو پروفیسر شافع قدوائی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عمومی طور پر شاعر جب شعر میں 'میں' کا استعمال کرتا ہے تو بعض نقاد اسے شاعر کی ذات سے منسوب کرتے ہیں۔ لیکن یہ محض شاعر کی ذہنی اپج ہوتی ہے۔ وہ ایک خیالی دنیا کی سیر کرتا ہے۔ پنڈت ہری چند اختر نے جب تنقید لکھی تو ایسے نقادوں پر جم کر طنز کے تیر برسائے۔ پروفیسر ایوب خان، پرو وائس چانسلر نے خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ادب اور دیگر شعبوں میں پنڈت ہری چند اختر جیسے سیکولر لوگوں کی تلاش کرنی چاہیے اور انہیں ان کا مقام دینا چاہیے۔ ڈاکٹر عزیز احمد، ایم ڈی، احمد ہاسپٹل گورکھپور نے صدارتی خطاب میں کہا کہ تلوک چند محروم، ہری چند اختر جیسے لوگوں نے ہندوستان میں باوجود مخالفتوں کے اردو کی شمع جلائے رکھی۔

جناب شکیل احمد صبرحدی، جناب پرتاپ سومونشی، ایگزیکیٹو ایڈیٹر، روزنامہ ہندوستان نے بھی اظہار خیال کیا۔ جناب انیس احسن اعظمی نے افتتاحی اجلاس کی کارروائی چلائی۔ جناب آصف اعظمی، ڈائرکٹر آئیڈیا کمیونی کیشنز نے اظہار تشکر کیا۔

تھیئٹر اور خطاطی ورکشاپ

مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت کے زیر اہتمام طلبا و طالبات کے لیے 11 تا 28 ستمبر پندرہ روزہ تھیئٹر ورکشاپ منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس میں جناب انیس اعظمی، مشیر اعلیٰ، مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت نے ہندوستان اور مغربی ممالک میں تھیئٹر کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس میں یونیورسٹی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے 35 طلبہ شریک ہوئے۔

حیدرآباد کے مشہور خطاط ماسٹر عبدالغفار کی نگرانی میں خطاطی ورکشاپ کا انعقاد 11 تا 26 ستمبر ہوا۔ اس میں یونیورسٹی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے 50 طلبہ کو خطاطی کی تربیت دی گئی۔

''ادب اطفال اور جدید تقاضے'' پر توسیعی خطبہ

مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت کی جانب سے ''ادبِ اطفال اور جدید تقاضے'' کے زیرعنوان 10 / اکتوبر کو توسیعی خطبہ کا اہتمام کیا گیا۔ ٹورنٹو (کنیڈا) سے آئے معروف ماہر معاشیات اور ادبِ اطفال پروفیسر محمد ادریس صدیقی نے کہا کہ ''یورپ میں عصری تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بچوں کے لیے کتابیں تیار کی جارہی ہیں۔ اسمارٹ فون آنے کے بعد بچے کتابوں سے دور ہوتے جارہے تھے۔ ان کا زیادہ تر وقت الیکٹرانک گیجٹس، ویڈیو گیم، موبائل اور سوشل میڈیا کی سائٹس پر گزرنے لگا تھا۔ یورپی ماہرین ادب اطفال نے وقت کی ضرورت کو سمجھا اور ان سب کے متبادل کے طور پر نئے انداز کی کہانیاں پیش کی جانے لگیں۔ سائنس فکشن، آڈیو بکس، ویڈیو بکس اور ٹاکنگ بکس کے ذریعے بچوں کو ایک بار پھر مطالعہ کتب کی جانب راغب کیا جانے لگا۔ جے کے رولنگ کی ہیری پوٹر سیریز کی مقبولیت سے آپ سب واقف ہیں۔ ہمارے ملک کی مختلف زبانوں میں بھی اس نوعیت کی پیش رفت کی اشد ضرورت ہے۔''

ابتدا میں مرکز کے ڈائرکٹر پروفیسر محمد ظفرالدین نے حاضرین کا استقبال کیا۔ جلسے کی نظامت جناب انیس اعظمی، مشیر اعلیٰ، مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت نے کی۔ ڈاکٹر فیروز عالم، اسسٹنٹ پروفیسر، مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت کے اظہار تشکر پر جلسے اختتام ہوا۔

ڈراما ''گاندھی جی اور چمپارن'' مانو ڈرامہ کلب کی پیشکش

مانو ڈراما کلب کی جانب سے گاندھی جی کے یوم پیدائش اور ڈیڑھ صد سالہ تقاریب کے سلسلے میں 15/ اکتوبر کو ڈی ڈی ای آڈیٹوریم میں منعقدہ ڈراما ''گاندھی جی اور چمپارن'' اسٹیج کیا گیا۔ ڈرامے کے مصنف جناب انیس اعظمی تھے۔ معراج احمد اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ صحافت و ترسیل عامہ کی نگرانی میں تیار کیے جانے والے اس ڈرامے کے ہدایت کار ایم اے ایم سی جے کے طالب علم نوشاد تھے۔ 40 منٹ کے دورانیہ پر مشتمل اس ڈرامے کا موضوع انگریزوں کے دور حکومت میں کسانوں کی بدحالی، فاقہ کشی، ان سے جبری طور پر نیل کی کھیتی کرانا، فصل کا ایک بڑا حصہ لگان کے طور پر وصول کیا جانا اور انگریز حکام کے ذریعے ان کا استحصال ہے۔ اس ڈرامے میں محمد علی حسن رضا نے مہاتما گاندھی کا کردار ادا کیا۔ عبدالقادر، مصباح ظفر اور ثنا نغمہ اس کے راوی تھے جب کہ سہیل، محمد ساجد احمد، کامران خان، ابوسفیان ساجد، ضمیر حسن، نور مجسم، محمد ندیم عالم، مجاہد الاسلام، محمد فہیم، عائشہ، مستفیض، محمد شہزان، ابوغفران، محمد شہبار خان، اشہر یاسر، محمد عمران احمد، ماہیم قمر اور نازش رضا نے مختلف کردار نبھائے۔ طارق خان، نفیس عالم، سید مظہر الدین، عمران حسین، تائب حسین، محمد عاقب خان، ناظمہ ارم، سید دانش اور عالیہ کوثر پروڈکشن ٹیم کا حصہ تھے۔ مرکز کے میوزیم کیوریٹر جناب حبیب احمد اور ایس پی اے جناب زبیر احمد نے انتظامات کی ذمہ داری سنبھالی۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر فیروز عالم نے کی پروفیسر محمد ظفر الدین، ڈائرکٹر نے اظہار تشکر کیا۔

فن خطابت و نظامت پر ورک شاپ

18/ نومبر کو مرکز مطالعاتِ اُردو ثقافت میں پانچ روزہ خطابت و نظامت ورک شاپ کا انعقاد کیا گیا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت کے ڈائرکٹر پروفیسر محمد ظفر الدین نے کی۔ انھوں نے کہا کہ مقرر کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کی زبان میں اس قدر شیرینی اور حلاوت ہو کہ سامعین اس کے طرزِ گفتگو میں مسحور ہو جائیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ خطیب کی زبان اور پیشکش میں ہم آہنگی لازمی ہے۔ دراصل خطابت و نظامت ایک فن ہے جس میں تلفظ، لہجہ اور ادائیگی کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ سی یو سی ایس کے مشیر اعلیٰ جناب انیس اعظمی نے تعارفی کلمات پیش کیے اور نظامت کا فریضہ انجام دیا۔ پروفیسر صدیقی محمد محمود، شعبۂ تعلیم و تربیت نے کہا کہ ابتدائی مرحلے میں ہر فرد کے اندر اسٹیج کا خوف بنا رہتا ہے۔ لیکن جس روز آپ یہ طے کر لیتے ہیں کہ اپنے ڈر پر فتح پانا ہے تو کامیابی آپ کے قدموں میں ہوتی ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر ثمینہ تابش، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ عربی نے طلبہ میں عملی طور پر خطابت و نظامت کا نمونہ پیش کیا اور انھیں مشق کے مراحل سے بھی آشنا کیا۔ جناب اسلم فرشوری (ممتاز براڈ کاسٹر اور ناظم)، محترمہ شردھا رضوان (مشہور ریڈیو اور ٹیلی ویژن اینکر)، جناب انیس اعظمی (مشیرِ اعلیٰ مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت)، پروفیسر صدیقی محمد محمود (شعبۂ تعلیم و تربیت)، پروفیسر شاہد نوخیز (شعبۂ فارسی)، ڈاکٹر آمنہ تحسین (اسسٹنٹ پروفیسر، تعلیمِ نسواں) اور پروفیسر محمد عبدالسمیع صدیقی (ڈائرکٹر، سی پی ڈی یو ایم ٹی) وغیرہ نے ورک شاپ میں شامل 30 طلبا کو خطابت اور نظامت کے گر سکھائے۔

مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذہ اردو ذریعہ تعلیم

☆ مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذہ اردو ذریعہ تعلیم نے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے اشتراک سے مہاراشٹرا، کرناٹک اور تلنگانہ کے دینی مدرسوں کے اساتذہ کے لیے تربیتی پروگرام 19 تا 25/ نومبر 2019 منعقد کیا جس میں 14 ماہرین اور 41 شرکا نے حصہ لیا۔

☆ مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذۂ اردو ذریعہ تعلیم (سی پی ڈی یو ایم ٹی) اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے اشتراک سے 7 روزہ اورینٹیشن پروگرام ''تعلیم ایک فن'' کا 19 تا 25/ نومبر انعقاد عمل میں آیا۔ افتتاحی اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر عقیل احمد، ڈائرکٹر، این سی پی یو ایل نے کہا کہ متحدہ عرب امارات کی عدالت میں کارروائی جواب تک عربی میں چلائی جاتی تھی اب اسے اردو میں بھی چلانے کی اجازت مل چکی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُردو میں بین الاقوامی رابطہ کی زبان بننے کی صلاحیت ہے۔ پروفیسر فاطمہ بیگم نے صدارت کی۔ پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ، رجسٹرار انچارج مہمانِ اعزازی تھے۔ پروفیسر فاطمہ بیگم نے کہا کہ تدریس فن ہی نہیں سائنس بھی ہے۔ اس کا مقصد طلبہ کی شخصیت کا مکمل فروغ ہے، جس میں جسمانی، روحانی، سماجی، معاشرتی، معاشی سبھی طرح کی ترقی شامل ہے۔

پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ، رجسٹرار انچارج نے کہا کہ قرآن میں رات اور دن، بچوں کی پیدائش پر غور کرنے کا حکم ہے اور حیوانیات، نباتیات اور علم فلکیات کی تعلیم کے ذریعہ انہیں بہتر طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ تعلیم کو دنیوی و دینی زمروں میں بانٹنا

غلط ہے۔ہاں اختصاص کے لیے کسی موضوع کو منتخب کیا جاسکتا ہے۔ پروفیسر صدیقی محمد محمود، کنویز پروگرام نے اغراض ومقاصد بیان کیے۔

پروفیسر محمد عبدالسمیع صدیقی، ڈائرکٹر سی پی ڈی یو ایم ٹی نے خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ اساتذہ کا تربیتی پروگرام تقدیس وتجدید کے نظریہ کے تحت منعقد کیا جارہا ہے۔جناب مصباح انظر، اسسٹنٹ پروفیسر، مرکز نے کارروائی چلائی اور ڈاکٹر محمد اکبر، کوآرڈینیٹر پروگرام نے شکریہ ادا کیا۔

اختتامی اجلاس میں 25/نومبر کو ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے کہا کہ اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ سائنسی نقطۂ نظر کو اپنا کر تدریس کے معیار میں بہتری لائیں ۔ انھوں نے کہا کہ علم حاصل کر کے ہی کائنات کی ہر چیز کو سمجھ سکتے ہیں۔ مہاراشٹرا، کرناٹک اور تلنگانہ کے متعدد مدارس کے 50 اساتذہ نے اس تربیتی پروگرام سے استفادہ کیا ۔پروفیسر محمد عبدالسمیع صدیقی ڈائرکٹر، مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذۂ اردو ذریعۂ تعلیم نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ اختتامی پروگرام کی کاروائی مصباح انظر نے چلائی جبکہ پروگرام کے کنویز محمد محمود صدیقی اور پروگرام کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر بھی موجود تھے۔آخر میں شیخ الجامعہ کے ہاتھوں شرکا کو سند بھی دی گئی۔

ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز

ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز (ڈی ٹی پی) کتب کی تیاری و طباعت کے اپنے فرائض کی انجام دہی میں مسلسل مصروفِ عمل ہے۔حالیہ عرصہ میں ڈی ٹی پی نے تین علمی کتب پلانٹ اناٹومی اور ایمبر یالوجی مصنف ڈاکٹر رفیع الدین ناصر، توضیحی فرہنگ ریاضی مصنف پروفیسر ظفر احسن اور عملی کام برائے حشریات مصنف ڈاکٹر شمس الاسلام فاروقی شائع کیں۔مزید برآں ڈی ٹی پی نے ستمبر 2019 میں اپنے ششماہی تحقیقی اور ریفریڈ جرنل ''ادب وثقافت'' (ISSN: 2455-0248) کا نواں شمارہ بھی شائع کیا ہے۔اب تک ڈائرکٹوریٹ 48 کتابیں شائع کر چکا ہے جبکہ کئی دیگر کتابیں تیاری کے مرحلے میں ہیں۔علاوہ ازیں ڈائرکٹوریٹ نے یونیورسٹی کی چار سالہ رپورٹ ''ہماری پیش رفت'' (20 اکتوبر 2015 تا 20 اکتوبر 2019) کے ترجمہ و اشاعت کا کام بھی انجام دیا ہے۔ڈائرکٹوریٹ نے یونیورسٹی کی اکیسویں سالانہ رپورٹ اور بائیسویں سالانہ اکاؤنٹس کے ترجمے کے ساتھ ساتھ ریاست تلنگانہ کے ''تلنگانہ میونسپلٹی ایکٹ'' کے ترجمے میں بھی مدد فراہم کی ۔اس ضمن میں حکومتِ تلنگانہ نے یونیورسٹی کو ایک لیٹر جاری کرتے ہوئے ڈائرکٹوریٹ کے اس تعاون کی ستائش بھی کی۔

ڈائرکٹوریٹ کی زیریں منزل پر ''سیل کاؤنٹر'' قائم ہے جہاں ڈائرکٹوریٹ کی تمام کتابیں فروخت کے لیے دستیاب ہیں۔سیل کاؤنٹر کی جانب سے کتب کی تشہیر اور قارئین کی سہولت کی خاطر مختلف سیمیناروں اور ورکشاپوں میں ''ڈسپلے کاؤنٹر'' بھی لگایا جاتا ہے جہاں ڈائرکٹوریٹ کی کتب فروخت کے لیے دستیاب رہتی ہیں۔اسی طرح کا ایک کاؤنٹر 20 نومبر 2019 کو سی پی ڈی یو ایم ٹی میں اساتذہ کے ورکشاپ کے موقع پر لگایا گیا تھا جس کو اچھی پذیرائی حاصل ہوئی۔

شعبۂ اسلامک اسٹڈیز

شعبۂ اسلامک اسٹڈیز طلبہ کی ہمہ جہت صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لئے مختلف قسم کے خطابات ، مباحث، ثقافتی اور معاون نصابی سرگرمیوں کے پروگرامس کا اہتمام کرتا ہے۔ یہ پروگرامس بزم تحقیق، بزم طلبہ اور اسلامی مطالعات فورم کے زیر اہتمام منعقد کیے جاتے ہیں۔

طلبہ کی سرگرمیاں: 20-2019 تعلیمی سال کے آغاز پر یکم/اگست کو شعبہ نے نئے طلبا وطالبات کے لئے تعارفی پروگرام کا انعقاد کیا، جس سے طلبہ کو تعلیمی نصاب اور معاون نصابی سرگرمیوں کو سمجھنے اور شعبہ کے اساتذہ سے متعارف ہونے کا موقع ملا۔22اور 29 اگست 2019 کو اسلامی مطالعات فورم کے زیر اہتمام بالترتیب دو پروگرام منعقد کئے گئے جن میں ایم، ایچ، آر، ڈی، کے تیار کردہ ''سویم اور موکس پروگرام : ایک تعارف'' کے عنوان سے طلبہ کو ایک دستاویزی فلم دکھائی گئی۔25 ستمبر 2019 کو بزم تحقیق کے تحت ایک علمی مذاکرے کی محفل کا انعقاد عمل میں آیا۔جس میں مجتبیٰ فاروق اور محمد صلاح الدین (ریسرچ اسکالر) نے ''قرآن مجید کے تعلیمی نمونے'' اور ''خواتین کی دینی قیادت'' کے عنوان سے اپنے مقالات پیش کیے۔26 ستمبر کو بزم طلبہ نے ''مقابلہ محفلِ غزل'' کا انعقاد کیا جس میں ایم۔اے سال اوّل و دوم کے طلبا نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں ایم۔اے، سال دوم کی طالبہ سمیرا رابعہ کو اوّل مقام حاصل ہوا اور رشید احمد عادل اور عبدالرحیم نے بالترتیب دوم وسوم پوزیشن حاصل کی۔ 3 اکتوبر کو اسلامی مطالعات فورم کے تحت پروفیسر محمد فہیم اختر، صدر شعبہ نے طلبا و طالبات میں تحریری صلاحیت کے فروغ کے لئے ''اسائنمنٹ اور امتحان کیسے لکھیں'' پر لکچر دیا۔17/اکتوبر کو بزم طلبہ کے زیر اہتمام ''بیت بازی'' کا انعقاد عمل میں آیا جس میں طلبا وطالبات کی کل

تین ٹیموں نے امجد حیدآبادی، کلیم عاجز اور فیض احمد فیض کے ناموں سے حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں ٹیم امجد حیدرآبادی نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ 31 اکتوبر کو بزم طلبہ کے تحت ''برجستہ تقریری مقابلہ'' منعقد ہوا جس میں ایم۔اے سال اوّل و دوم کے تمام طلبا وطالبات نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں عبدالرحیم، ایم۔اے سال دوم نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ 20 نومبر 2019ء کو بزم تحقیق کے زیر اہتمام علمی مذاکرہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں شعبہ کے دو ریسرچ اسکالر محمد صلاح الدین اور عزیر عالم نے بالترتیب ''خلافت عثمانیہ کا زوال اور اس کے اسباب'' اور ''ہندوستانی معاشرہ میں تصوف کے اثرات'' کے عنوان پر مقالے پیش کیے۔ 21 نومبر کو بزم طلبہ کے تحت شعبہ نے ''تعلیم کی نج کاری'' کے عنوان پر ایک انٹر اسکول مقابلہ منعقد کیا جس میں چار شعبوں کی ٹیموں نے حصہ لیا، جن میں شعبہ تاریخ، شعبہ تعلیمات نسواں، شعبہ نظم و نسق عامہ اور شعبہ اسلامک اسٹڈیز شامل تھے۔ اس میں اسلامک اسٹڈیز کی ٹیم کو پہلی پوزیشن حاصل ہوئی اور مقابلہ میں بہترین کارکردگی کے لئے محمد راشد، شعبہ تاریخ کو بہترین مقرر کا انعام دیا گیا۔

شعبے میں منعقدہ خطابات:

16 ستمبر کو اسلامی مطالعات فورم کے تحت پروفیسر محمد ظفرالدین، ڈائرکٹر، نظامت ترجمہ و اشاعت، مانو نے ''اردو کی معاصر ادبی دنیا'' کے عنوان پر ایک عالمانہ خطاب پیش کیا۔ 24 اکتوبر کو اسلامی مطالعات فورم کے تحت پروفیسر محمد فہیم اختر، صدر شعبہ، نے ''اجتہاد اور مقاصدِ شریعت'' کے اہم موضوع پر لکچر دیا۔ 14 نومبر کو اسلامی مطالعات فورم کے تحت صالح امین، گیسٹ فیکلٹی، نظامت فاصلاتی تعلیم، مانو نے ''ہندوستانی عہد وسطیٰ کا قانونی منظرنامہ'' کے عنوان پر ایک لکچر دیا۔

سی ٹی ای بھوپال

یو۔جی۔سی اور یونیورسٹی کی ہدایت کے مطابق کالج میں بتاریخ 01 اگست سے 08، اگست 2019 تک چھ روزہ اسٹوڈینٹ انڈکشن پروگرام کا انعقاد ''دیکچھا آرمبھ'' کے عنوان سے کیا گیا۔ اسٹوڈینٹ انڈکشن پروگرام کا افتتاح کالج کے پرنسپل پروفیسر محمد مشاہد کے ذریعے عمل میں آیا۔ اس کے بعد مختلف اساتذہ نے 8/اگست تک طلبہ کے ساتھ مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا۔

کالج میں مختلف پروگرام جیسے یوم آزادی، یوم اساتذہ، پلاسٹک ویسٹ فری کیمپین، شرم دان اور عہد، فلم شو، نکڑ ناٹک، جل شکتی مہم، بیداری مہم جیسے پروگرام منعقد ہوئے۔

آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کے یوم پیدائش کو یوم قومی تعلیم کے طور پر بھی منایا گیا۔ سی ٹی ای، بھوپال نے 4 نومبر سے 8/نومبر 2019 تک طلبا مرکوز ہم نصابی سرگرمیاں منعقد کرائیں۔ بی۔ایڈ اور ایم۔ایڈ کے طلبا و طالبات کے ذریعے 4 نومبر سے 8 نومبر تک دوپہر کے بعد مختلف سرگرمیاں کرائی گئیں جن میں بیت بازی، ڈرامہ، ڈیبیٹ، تحریری اور تقریری مقابلہ اور کوئز شامل تھے۔ ان تمام سرگرمیوں میں تمام طلبا و طالبات نے انتہائی جوش وخروش سے شرکت کی۔

یوم آزاد تقاریب افتتاحی تقریب

مانو ماڈل اسکول فلک نما، حیدرآباد میں 4/نومبر کو مولانا ابوالکلام آزاد کے یومِ پیدائش کے سلسلے میں یوم آزاد تقاریب 2019ء کا رنگا رنگ افتتاح عمل میں آیا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔ جناب امین الحسن جعفری، رکن قانون ساز کونسل تلنگانہ مہمانِ خصوصی اور محترمہ سیدہ سلویٰ فاطمہ، پائلٹ انڈیگو مہمانِ اعزازی تھیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے کہا کہ کسی بھی بات کو بلا سوچے سمجھے قبول کرنے کے بجائے اس کی مناسب معلومات حاصل کرنی چاہیے۔ قرآن کتابِ

یوم آزاد تقاریب

ہدایت ہے۔اس کو پڑھیں، سمجھیں اوراس پر عمل کریں۔قرآن میں پڑھنے اور قلم کے ذریعہ سیکھنے کا حکم ہے جو عمومی طور پر والدین اوراساتذہ کرتے ہیں۔اس لیے والدین اور اساتذہ کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ وہ بچوں کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دیں۔

جناب امین الحسن جعفری نے بتایا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد ایک سروے کے مطابق 13.4 فیصد ہے۔لیکن اسکولوں میں مسلمان طلبا بے حد کم ہیں۔مزید جوں جوں جماعتیں بڑھتی جاتی ہیں،ان کا فیصد مسلسل گھٹتا جاتا ہے۔اس کے علاوہ مسلمان لڑکوں کا ڈراپ آؤٹ زیادہ ہے کیونکہ وہ عمومی طور پر چائلڈ لیبر بن جاتے ہیں اور چونکہ لڑکیوں سے کام کروانا معیوب سمجھا جاتا ہے اس لیے لڑکیوں کو تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔انہوں نے والدین کو مشورہ دیا کہ وہ بچوں کو تعلیم دلوائیں۔اعلیٰ تعلیم کے لیے حکومت تلنگانہ کی جانب سے اسکالرشپس اور مرکزی حکومت کی جانب سے قرض فراہم کیا جاتا ہے۔

محترمہ سیدہ سلویٰ فاطمہ نے کہا کہ انہوں نے ایک کالج میں تعلیم حاصل کی جہاں مسلمان، ہندو، سکھ،عیسائی تمام طرح کے طلبہ تھے۔کیونکہ وہ دوسرے مذاہب کے لوگوں سے دور نہیں ہونا چاہتی تھیں۔اسلام کے پیغام بھائی چارہ اور امن پہنچانا چاہتی تھیں،وہاں انہوں نے اپنے مذہب ان کے سامنے رکھا جس کا فائدہ بھی ہوا۔

ڈاکٹر فہیم اشرف نے نظامت کی اور مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔طالب علم عمر فاروق کی تلاوت کلام پاک سے جلسے کا آغاز ہوا۔ڈاکٹر کفیل احمد پرنسپل اور دیگر اساتذہ کی نگرانی میں مختلف جماعتوں سے وابستہ طلبا و طالبات نے رقص، یوگا، ڈرامے پیش کیے۔سب سے پہلے عظمیٰ اوران کے ساتھیوں نے محترمہ ریحانہ نسرین کی نگرانی میں تیار کردہ استقبالیہ نغمہ پیش کیا۔ثمرین اینڈ گروپ نے محترمہ شاہانہ سلطانہ کی نگرانی میں تیار کردہ نغمہ ''آج ہے سنڈے پر'' رقص کیا،محترمہ عشقہ ہافیہ کی نگرانی میں شائستہ اور ساتھیوں نے یوگا کے مظاہرے کیے۔جناب محمد علی جناح خان پٹھان کی نگرانی میں ٹیم سمیہ اینڈ گروپ نے ایک بہترین قوالی پیش کی۔عبدالرحمٰن نے مولانا آزاد کے انداز میں ان کی تقسیم ہند کے بعد جامع مسجد کی سیڑھیوں پر کی گئی ان کی تقریر سنائی۔فزیکل ایجوکیشن ٹیچرس کی نگرانی میں طلبہ نے ڈرل کا مظاہرہ کیا۔سعدیہ بیگم کلاس نہم نے اپنی ہندی نظم ''ہم کو آگے بڑھنا ہوگا'' سنائی۔محترمہ سعدیہ کی نگرانی میں ''سے نوٹو پلاسٹک'' پروگرام پیش کیا۔طالبات شائستہ اور نشاط ایک انٹرویو کے انداز میں علامہ اقبال کی نظموں پر بات کی۔محترمہ نفیس النساء،محترمہ معراج اور محترمہ شیرین ہاشمی کی نگرانی میں طلبہ نے سوشل میڈیا کے نقصانات پر ڈراما پیش کیا۔اس موقع پر گذشتہ سال نمایاں کارکردگی پر بارہویں جماعت کی فارغ طالبہ رضیہ بیگم کو اسٹوڈنٹ آف دی ایئر ایوارڈ جو 10 ہزار روپئے کے نقد انعام پر مشتمل تھا دیا گیا۔یہ انعام پروفیسر محمد ممتاز علی،انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی ملیشیا کی جانب سے دیا گیا۔یونیورسٹی کے پراکٹر پروفیسر ابوالکلام نے فرحانہ بیگم اور تمنا گلشن کو انعام دوم وانعام سوم بالترتیب 7,500 روپئے اور 5,000 روپئے دیے۔آرٹس اور سائنس کے شعبوں میں نمایاں کامیابی پر دسویں اور بارہویں کے طلبہ کو بھی انعامات دیے گئے۔اس موقع پر ماڈل اسکول طلبہ کی جانب سے ایک شاندار تعلیمی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔

یوم آزاد تقاریب کے تحت خون کا عطیہ کیمپ کا انعقاد

یوم آزاد تقاریب کے سلسلہ میں 5 /نومبر کو یونیورسٹی ہیلتھ سنٹر میں ''خون کا عطیہ'' کیمپ منعقد ہوا۔پروفیسر ایوب خان، پرووائس چانسلر نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خون دینا کسی کی جان بچانے کے مترادف ہے۔عطیہ دہندگان دراصل لوگوں کو زندگی کا عطیہ دیتے ہوئے انسانیت کی عظیم خدمت کر رہے ہیں۔پروفیسر محمد فریاد، پروگرام کوآرڈینیٹر و ڈاکٹر ایم کے انصاری، شریک کوآرڈینیٹر اوراین ایس ایس والینٹرس نے انتظامات کیے۔پروفیسر محمد فریاد نے بتایا کہ تقریباً 50 طلبہ نے خون کا عطیہ دیا۔اس کیمپ کا لائف کیئر فاؤنڈیشن کے تعاون سے اہتمام کیا گیا تھا۔اس سے قبل مولانا آزاد تصویری مقابلہ ونمائش میں 60 طلبہ نے حصہ لیا جو 4 /نومبر کی دوپہر میں منعقد ہوا تھا۔اس کا اہتمام دفتر این ایس ایس، دکن اسٹڈیز سنٹر کی عمارت میں کیا گیا تھا۔

تحریری مقابلے

یوم آزاد تقاریب کے سلسلہ میں 6 /نومبر دوپہر سی پی ڈی یو ایم ٹی آڈیٹوریم میں تحریری مقابلے منعقد ہوئے۔اردو، ہندی اور انگریزی زبانوں میں منعقدہ ان مقابلوں کا موضوع ''مولانا آزاد بحیثیت وزیر تعلیم'' تھا۔ڈاکٹر محمد اطہر حسین، کوآرڈینیٹر تھے۔اردو کے 57، ہندی کے 32 اور انگریزی کے 20 طلبہ کے بشمول جملہ 109 امیدوار شریک تھے۔پروفیسر محمد عبدالسمیع صدیقی، ڈاکٹر اشونی، جناب مصباح الانظر، ڈاکٹر محمد اکبر، ڈاکٹر شہید اور محترمہ شائستہ پروین تحریری مقابلوں کی کمیٹی کے اراکین میں شامل ہیں۔

یومِ آزاد تقاریب

کوئز مقابلہ کا انعقاد

مولانا ابوالکلام آزاد یوم پیدائش تقاریب اور قومی یومِ تعلیم کے سلسلے میں 9/نومبر 2019 کی شام مولانا آزاد کی شخصیت اور کارناموں سے متعلق ایک کوئز مقابلہ منعقد کیا گیا۔ 3 اراکین پر مشتمل 52 ٹیموں نے اس میں حصہ لیا۔ ٹیموں کی کثرت کے باعث مقابلے 3 مرحلوں میں منعقد ہوئے۔ ابتدا میں کنوینر ڈاکٹر محمد افروز عالم نے کوئز کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی اور اس کے قواعد وضوابط سے طلبہ کو واقف کروایا۔ 8 راؤنڈ تک چلنے والے اس مقابلے میں ڈی ایل ایڈ تیسرے سمسٹر کے طلبہ محمد احسان، محمد قاسم اور محمد انوار الہدیٰ کی ٹیم کو انعام اول حاصل ہوا۔ ایم ایڈ پہلے سمسٹر کے طلبہ ریاست حسین، رضوان الحق اور محمد احمد رضا کو انعام دوم حاصل ہوا۔ ڈی ایل ایڈ تیسرے سمسٹر کے طلبہ محمد ذیشان، محمد ثناء اللہ اور محمد آصف اقبال کو انعام سوم حاصل ہوا۔ پروگرام کے انعقاد میں ڈاکٹر عارف احمد، ڈاکٹر احمد رضا، محترمہ عصمت فاطمہ، ڈاکٹر عرفان احمد، عاطف عمران، جرار احمد، ڈاکٹر عبدالجبار اور ڈاکٹر رفیع محمد نے حصہ لیا۔ جناب انیس اعظمی نے طلبہ میں انعامات تقسیم کیے۔

آزاد واک کا انعقاد

پروفیسر ایوب خان، پرووائس چانسلر نے 8/نومبر کو یونیورسٹی میں منعقدہ آزاد واک کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عزم مصمم اور ایمانداری کامیابی کی کلید ہیں۔ یہی خصوصیت مولانا آزاد میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ انہوں نے اعلیٰ تعلیم کے جو ادارے خصوصاً یونیورسٹی گرانٹس کمیشن، آئی آئی ٹی وغیرہ قائم کیے آج بھی وہ ملک کے تعلیمی نظام میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ یونیورسٹی کے طلبہ میں بہت ساری صلاحیتیں موجود ہیں۔ اگر یہ بھی عزمِ صمیم اور ایمانداری کو اپنا شعار بنالیں تو مولانا آزاد کی طرح ایک کامیاب انسان بن سکتے ہیں۔ یوم آزاد تقاریب کے حصہ کے طور پر آزاد واک کا اہتمام ہارون خان شیروانی مرکز برائے مطالعاتِ دکن تا انسٹرکشنل میڈیا سنٹر تک کیا گیا۔ پروفیسر نوشاد حسین بھی اس موقع پر موجود تھے۔ پروفیسر محمد فریاد، کوآرڈنیٹر نے بتایا کہ این ایس ایس والینٹرس مولانا آزاد اور ان کے پیام پر تیار کردہ پینٹنگس، پوسٹرس وغیرہ تیار کرتے ہوئے ان کے ہمراہ کیمپس کا چکر لگاتے ہیں تاکہ طلبہ میں مولانا آزاد اور ان کے کارناموں کے تئیں شعور بیدار کیا جاسکے۔ آزاد واک میں تقریباً 150 طلبہ نے حصہ لیا۔

قبل ازیں انسٹرکشنل میڈیا سنٹر کے پریویو تھیٹر میں 8/نومبر کی دوپہر مولانا آزاد پر تیار کردہ ڈاکیومنٹری ''نقشِ آزاد'' دکھائی گئی۔ جناب عامر بدر، ڈاکیومنٹری کی نمائش کے کوآرڈنیٹر تھے۔

پروفیسر رضوان قیصر مولانا آزاد یادگاری خطبہ دیتے ہوئے۔ (دائیں سے) پروفیسر نوشاد حسین، پروفیسر ایوب خان، پروفیسر محمد ظفر الدین، جناب انیس اعظمی دیکھے جاسکتے ہیں۔

پروفیسر رضوان قیصر کا آزاد میموریل لکچر

قومی یومِ تعلیم 11/نومبر 2019 کے موقع پر مولانا آزاد یادگاری خطبے کا انعقاد عمل میں آیا۔ ممتاز اسکالر پروفیسر رضوان قیصر، شعبۂ تاریخ وثقافت، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی نے یادگاری خطبہ بعنوان ''سیاست، تعلیم اور ثقافت: مولانا ابوالکلام آزاد اور ہندوستانی قومیت'' دیتے ہوئے کہا کہ مولانا ابوالکلام آزاد ایک تاریخ ساز شخصیت ہی نہیں بلکہ ہندوستانی مسلمانوں کے مستقبل کے لیے مشعلِ راہ بھی ہیں۔ انہوں نے جدوجہد آزادی اور ملک کی آزادی کے بعد شاندار کارناموں کی میراث چھوڑنے کے ساتھ ایک اہم نظریہ ساز (ideologue) کے طور پر اپنا لوہا منوایا ہے۔ ایسی شخصیت کو صرف خراج پیش کرنا کافی نہیں ہے بلکہ ہمیں ان سے ترغیب وتحریک حاصل کرنی چاہیے۔ پروفیسر رضوان قیصر نے کہا کہ الہلال کے دور میں مولانا نے جن نظریات کی اشاعت کی ان میں یہ بات واضح تھی کہ اسلام اور غلامی دو متضاد چیزیں ہیں وہ ایک نہیں ہوسکتیں۔ اقلیت اور اکثریت کا فیصلہ افراد کی تعداد پر نہیں بلکہ کارناموں پر ہوتا ہے اور مسلمانوں کو ہندوؤں سے دور ہونے کے بجائے دوستی کرنی چاہیے۔ اس طرح مولانا آزاد نے جہاں مسلمانوں کی بڑی تعداد کو جدوجہد آزادی سے جوڑا وہیں ان کے پست ہوتے حوصلوں کو بلندی عطا کی اور بتایا کہ مسلمانوں کے اسلاف نے ملک کی ترقی وتعمیر میں اپنا خون پسینہ بہایا ہے اور ہندو-مسلم بھائی چارہ کے ذریعہ ہی ملک کی آزادی کا حصول ممکن ہوا۔

پروفیسر ایوب خان، پرووائس چانسلر نے صدارتی تقریر میں کہا کہ مولانا ابوالکلام آزاد ایک عظیم قومی رہنما، فلسفی اور ماہر تعلیم تھے۔ مولانا آزاد کی قدر ومنزلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ گاندھی جی اکثر اپنی تقریروں میں مولانا آزاد کا ذکر کرتے تھے۔ پروفیسر نوشاد حسین، رجسٹرار انچارج نے شکریہ ادا کیا۔ پروفیسر محمد ظفر الدین، صدر نشین، یوم آزاد تقاریب نے خیر مقدم کیا، تقاریب کی رپورٹ پیش کی اور مہمان کا تعارف کروایا۔ جناب انیس اعظمی، مشیر اعلیٰ، مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت نے کارروائی

یومِ آزاد تقاریب

چلائی۔ جناب عاطف عمران کی قرأت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ ابتدا میں انسٹرکشنل میڈیا سنٹر کی جانب سے ایک مولانا آزاد پر ایک ڈاکیومنٹری پیش کی گئی۔

اسٹاف کے بچوں کے ثقافتی پروگرام

یوم آزاد تقاریب کے ضمن میں 10 ر نومبر کو ابتدائی سے بارہویں جماعت تک کے اسٹاف کے بچوں کے لیے کھیل کود، ڈرائنگ اور پینٹنگ، مضمون نویسی، نظم اور نعت خوانی، تقریری مقابلہ اور کوئز کا اہتمام کیا گیا۔ مضمون نویسی کے لیے پانچویں اور چھٹی جماعت کے طلبہ کے لیے ''پبلک ٹرانسپورٹ کی اہمیت'' ساتویں اور آٹھویں جماعت کے بچوں کے لیے ''پلاسٹک پولیوشن'' نویں اور دسویں جماعت کے لیے ''Rainwater Harvesting'' اور گیارہویں تا بارہویں جماعت کے لیے ''مولانا ابوالکلام آزاد: ماہر تعلیم'' جیسے موضوعات شامل تھے۔ ڈرائنگ، پینٹنگ اور پوسٹر سازی کے مقابلے میں چھوٹے بچوں نے مختلف خاکوں میں رنگ بھرا جب کہ پانچویں اور چھٹی جماعت کے بچوں کے لیے ''ہمارے تہوار''، ساتویں اور آٹھویں کے لیے ''Save Water''، نویں اور دسویں کے طلبہ کے لیے ''گاؤں کی زندگی'' اور گیارہویں اور بارہویں کلاس کے لیے ''Plastic free Earth'' وغیرہ موضوعات دیے گئے تھے۔ تقریری مقابلوں میں پانچویں اور چھٹی جماعت کے لیے ''وقت کا مناسب استعمال''، ساتویں اور آٹھویں کے لیے ''Smart use of Mobile Phone''، نویں اور دسویں جماعت کے لیے ''مولانا آزاد اور جدوجہد آزادی'' اور گیارہویں تا بارہویں کلاس کے لیے ''گاندھی جی اور عدم تشدد'' وغیرہ موضوعات پر بچوں نے تقریریں کیں۔ ڈاکٹر ظفر احمد (ظفر گلزار) اس کے کوآرڈینیٹر تھے۔ مختلف پروگراموں کے لیے کمیٹیاں بنائی گئی تھیں۔ کھیل کود مقابلوں کے لیے پی حبیب اللہ کی قیادت میں ڈاکٹر اشونی، ڈاکٹر اقبال احمد، حبیب احمد اور زبیر احمد پر مبنی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جبکہ ڈرائنگ و پینٹنگ اور پوسٹر سازی کی کمیٹی کی کوآرڈ نیٹر ڈاکٹر شبانہ قیصر اور ڈاکٹر وقار النسا، ڈاکٹر اقبال خان، ڈاکٹر محمد وسیم راجا، ڈاکٹر بنواری لال مینا، پی حبیب اللہ اور محترمہ شیخ زرینہ سلطانہ رکن تھے۔ ''مضمون نویسی'' میں ڈاکٹر بھانو پرتاپ پریتم کوآرڈ نیٹر، ڈاکٹر سید محمود کاظمی، ڈاکٹر جاوید ندیم، ڈاکٹر اشونی اور پی حبیب اللہ رکن تھے۔ ''کوئز'' میں ڈاکٹر محمد یوسف خان کوآرڈ نیٹر اور ڈاکٹر بنواری لال مینا، ڈاکٹر محمد افروز عالم، ڈاکٹر خورشید عالم، محترمہ عصمت فاطمہ، پی حبیب اللہ اور ڈاکٹر وسیم راجا ممبران۔ ''نظم اور نعت خوانی'' میں ڈاکٹر وقار النسا کوآرڈ نیٹر اور محترمہ عصمت فاطمہ، ڈاکٹر شبانہ قیصر، ڈاکٹر وسیم راجا، حبیب احمد اور زبیر احمد ارکان اور ''تقریری مقابلے'' میں ڈاکٹر محمد اطہر حسین کوآرڈ نیٹر اور ڈاکٹر اشونی، ڈاکٹر بنواری لال مینا، ڈاکٹر اقبال خان، پی حبیب اللہ اور عبید اللہ ریحان بحیثیت ممبر شامل تھے۔ دوسو سے زائد بچوں نے ان مقابلوں میں شرکت کی۔ مختلف پروگراموں میں ڈاکٹر محمد جمال الدین خاں، ڈاکٹر جی۔ گووند، ڈاکٹر قیصر احمد، ڈاکٹر اشونی، ڈاکٹر وی ایس سومی، محترمہ اروندھتی، ابرار احمد، محترمہ فردوس تبسم وغیرہ نے جج کے فرائض انجام دیے۔ ''تقریری مقابلے'' میں چوتھی، پانچویں اور چھٹی جماعت میں آرنا تنور کو اول، اریبہ خان کو دوم اور ڈوڈا سادھن سِنل کو سوم انعام ملا۔ ساتویں اور آٹھویں جماعت میں ماریہ حسن سوری کو پہلا، شیخ محمد اظہر الدین کو دوسرا اور سیدہ مہ رفہ حسینی کو تیسرا انعام حاصل ہوا۔ نویں اور دسویں جماعت میں بشریٰ خاتون کو اول، زویا احمد کو دوم اور سید صبا الٰہی کو سوم انعام اور گیارہویں کلاس میں اُمِ فضل کو پہلے انعام کا حق دار قرار دیا گیا۔ ''نظم اور نعت خوانی'' کے مقابلے میں پہلی جماعت میں نور آصفہ کو اول، رُمّان احمد کو دوم اور فبیحہ بیگم کو سوم انعام حاصل ہوا جبکہ دوسری جماعت میں اقرا تبسم کو اول، محمد اصباح عمر کو دوم اور گھنسیکا سنگھل کو سوم انعام ملا۔ تیسری اور چوتھی جماعت کے مقابلے میں عافیہ ایف کو اول، ندا ایمان کو دوم اور جوئے کیسپر کو تیسرا انعام دیا گیا۔

''کوئز مقابلے'' میں چوتھی سے ساتویں جماعت میں لیاقت، آرنا تنور، این اجول راج اور ارسلان ارشد کو پہلا انعام، انعم ناز خان، شیخ محمد عزیز الدین، ارحم پرویز خان اور اریبہ خان کو دوسرا انعام اور عمار احمد، سید فرحان کاظمی، بے بی سعدیہ اور جادھو روہنی کو تیسرا انعام حاصل ہوا۔ آٹھویں سے بارھویں جماعت کے کوئز مقابلے میں ابصار احمد، زید فیروز، صبیحہ ایف اور احمر حیدر کی ٹیم پہلے انعام، محمد زید، حمدان احمد، بشریٰ خاتون اور قمر حیدر کو دوسرے انعام اور سید امیر حمزہ، منوسونل، اُمِ فضل اور مہ رفہ حسینی کو تیسرے انعام کا حقدار قرار دیا گیا۔

پروگرام کے اختتام پر کامیاب بچوں کو نائب شیخ الجامعہ پروفیسر ایوب خان نے ایوارڈ تقسیم کیے اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ''مجھے بے حد خوشی ہوئی اور جب یہ علم ہوا کہ اس طرح کی غیر معمولی ثقافتی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ یہ تمام بچے تعلیمی میدان میں بھی آگے ہیں تو مجھے مزید اچھا لگا۔'' ڈاکٹر ظفر گلزار نے شکریہ ادا کیا۔